عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوة

جلد ۶ ـ شمارہ ۱۴
انٹرنیشنل

لندن کے قریب قادیانیوں کا "ظلی حج" ناکام ہوگیا

سیدنا عثمان ذی النورینؓ
امیر شریعتؒ کی ایک پیشگوئی

بنگلہ دیش میں قادیانیوں
کے چھ مراکز پر مسلمانوں کا قبضہ

۱۷۷ قادیانیوں کا قبولِ اسلام

آئل اینڈ گیس کارپوریشن
میں قادیانی دھاندلیاں

پیغام

اے مسلمان اپنے دل سے غیرِ حق کا ڈر نکال
بزدلی کے خول سے باہر تو اپنا سر نکال

دیکھ! دشمن آ گئے سر پر ہٹا چنگ و رباب
اب ہے غیرت کا تقاضہ تیغ اُٹھا خنجر نکال

کفر کی آنکھیں نہ خیرہ ہوں تو پھر کہنا مجھے
تجھ میں پوشیدہ جو ہے ایمان کا جوہر نکال

جو زمانے کے اندھیروں میں بکھیریں روشنی
جرأتوں کے آسمان سے وہ مہہ و اختر نکال

یا تو میری راہ میں جتنے بھی پتھر ہیں ہٹا
یا کوئی رستہ نیا تو اے مرے راہبر نکال

ماند پڑ جائے گی خود جھوٹے نگینوں کی چمک
بحرِ دیں میں غوطہ زن ہو کر کوئی گوہر نکال

جس سے انسانوں میں پیدا ہو محبت کا چلن
پھر وہی اگلے رواج و رسم جاں پرور نکال

آج کے فرعون کو بھی ہے خدا بننے کی دھن
تو بھی موسیٰ کی طرح دربار میں اژدر نکال

قادیانی ہیں جو تیرے پاؤں کا کانٹا تو پھر
کھینچ کر فوراً یہ کانٹا پاؤں سے باہر نکال

کیا حماقت ہے کہ اپنوں سے ہے تو جنگ آزما
یہ غضب یہ غیظ اپنا اپنے دشمن پر نکال

سید امین گیلانی

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۲۴ تا ۳۰ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ ستمبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۱۴

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۸۰۳۳۷

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph : 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے
افریقہ — ۳۷۵ روپے
یورپ — ۳۷۵ "
ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کوٹ — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ — غلام حسین
ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
پشاور — مولانا نور الحق نور
لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / شکاہ — محمد متین خالد
ملتان — عطاء الرحمان
سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
گجرات — چوہدری محمد جلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
امریکہ — چوہدری محمد شریف کھوکھر • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف ناروے • ایڈمنٹن — عامر رشید
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
انبریا — ہدایت اللہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •
بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
سوئزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/۳ سائرہ منزل ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

آئیل اینڈ گیس کارپوریشن میں قادیانیوں کی دھاندلیاں

• گذشتہ کئی ماہ سے ریڈیو، ٹی وی اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے ذریعے یہ چرچا ہو رہا ہے کہ حکومت ملک سے رشوت، بدعنوانی، چور بازاری، بددیانتی اور دوسری برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بھی جناب عبدالمجید ملک کی زیر نگرانی قائم کی گئی ہے۔ نوکر شاہی اور افسر شاہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ وہ اپنے مفاد کے لئے ملک کو نقصان پہنچانے سے کبھی دریغ نہیں کرتی۔ اسی سلسلہ میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسر سرفہرست ہیں۔ یوں تو سبھی محکموں کا یہ حال ہے لیکن آئیل اینڈ گیس کارپوریشن کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جا رہا ہے۔

گزشتہ دنوں آئیل اینڈ گیس کارپوریشن اسلام کے مرکزی دفاتر میں آگ لگنے کا واقعہ ہوا۔ ممکن ہے کہ اس واقعہ کو محض ایک اتفاقی حادثہ قرار دے کر نظر انداز کر دیا گیا ہو یا بجلی کے تاروں کی خرابی کا بہانہ گھڑ کر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آئیل اینڈ گیس کارپوریشن میں گزشتہ دنوں دو ارب روپے سے زائد کے خورد برد اور غبن کے انکشافات ہوئے ہیں جبکہ اس کارپوریشن کا سربراہ کوئی مسلمان نہیں۔ بلکہ ذکاء الدین ملک پکا قادیانی ہے۔ اس شخص نے عہدہ سنبھالتے ہی قادیانیوں کو ترقیات اور ملازمتوں سے نوازنا شروع کر دیا تھا۔ اس شاطر اور مکار قادیانی نے:

۱۔ خالد محمود کو جو ڈائریکٹ سینئر ایڈمن آفیسر بھرتی ہوا تھا، اپنا ہم زلف ہونے کے ناطے گریڈ ۱۹ پر ترقی دیدی۔

۲۔ نذیر احمد جو پرچیز آفیسر ہے۔ وہ کارپوریشن کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے۔

۳۔ سعید کھوکھر ایک اہم پوسٹ پر فائز کیا گیا۔

۴۔ اسحاق نامی ایک شخص جو کینیڈا کی ایک عدالت سے چوری کی سزا پاکر ضمانت پر رہا ہوا، کارپوریشن میں اسپیشل اسسٹنٹ برائے چیئرمین بنایا گیا۔

۵۔ ان کا ایک حواری خالد رحیم منیجر پروڈکشن بنا۔

۶۔ اس کا بھانجا بدر اسلام ڈپٹی چیف ایڈمن آفیسر بن کر ہاؤسنگ سیکشن کے توسط سے خوب کماتا رہا۔

۷۔ وائی ایم مرزا کو کانٹریکٹ پر O.G.D.C اسٹور زرکھا گیا۔

علاوہ ازیں کارپوریشن میں دوسرے قادیانیوں مثلاً خالد پرویز، اسلم بھٹی، نسیم احمد باجوہ، خالد فیروز، محمود بھٹی، متین احمد، نجم کمال حیدر، ظہور احمد، طارق جسوال، اعجاز وغیرہ کو اہم پوسٹوں پر فائز کیا جنہوں نے آئیل اینڈ گیس کارپوریشن تباہ کر کے رکھ دیا۔

ہمیں اس کارپوریشن میں قادیانی افسروں کی شاہ خرچیوں اور زیادتیوں کی تفصیلات موصول ہوئی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ معاملہ خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ مثلاً

۱۔ زندہ پیر روڈ کا منصوبہ، زندہ پیر کی ڈرلنگ، ملتان ریسٹ ہاؤس کا منصوبہ، ڈاکٹر اسعد کا سینٹ سیکشن اور اس پر O.G.D.C کا مبینہ طور پر ناجائز خرچ۔

۲۔ دکھنی آئیل فیلڈ سے آج تک تیل کا سپلائی نہ ہونا۔ اور کنویں نمبر ۳ کا تباہ کیا جانا۔

۳۔ ڈرلنگ کے سامان کی ضرورت سے زیادہ خریداری، اس کا عدم استعمال۔ اس طرح قومی خزانے کا ضیاع!

۴۔ رشین ڈرلنگ کا تقریباً ۲ ارب روپے کا سامان جو کورنگی اسٹور میں بیکار پڑا ہوا ضائع ہو رہا ہے۔

۵۔ ڈپٹی چیف انڑول.... جناب منہاس کا بے دردانہ قتل۔

۶۔ خورد برد، غبن اور اسلام آباد کے دفاتر میں آگ کا لگنا وغیرہ وغیرہ

یہ ایسے واقعات ہیں جن سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔

یہ بات غور طلب ہے کہ قادیانی اگرچہ اقلیت میں ہیں پاکستان کا امیر ترین طبقہ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ زیادہ تر ملازم ہیں اور اہم پوسٹوں پر فائز ہیں وہ جہاں بھی ہیں۔ اور جس محکمے میں بھی ہیں۔ اس کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ کر اپنی تجوریوں کے منہ بھرتے رہتے ہیں اور ساتھ ہی مسلمانوں کے اس خزانے کا قادیانی جماعت کے خزانے میں جمع کرا کے اپنے پیشوا مرزا طاہر کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عموماً تمام قادیانی افسران سر ظفر اللہ، ایم ایم احمد کے دور سے بھرتی ہوئے۔ اور پھر انہوں نے بھی ہر محکمہ میں قادیانیوں کو دھڑا دھڑ رکھوایا۔ چونکہ اوپر سے نیچے تک اہم پوسٹوں پر قادیانی فائز ہیں۔ اس لئے اگر وہ کوئی دھاندلی کرتے ہیں تو نیچے سے اوپر والا قادیانی افسر اس پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اور کسی غریب مسلمان افسر کو اس کی سزا دلوا کر معطل کرا دیتا ہے۔ ہم صدر جنرل ضیاء الحق، وزیر اعظم جونیجو اور وفاقی اینٹی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین جناب عبدالمجید ملک سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آئل اینڈ گیس کارپوریشن سے قادیانی افسروں کو فوراً نکال باہر کریں۔ اور کارپوریشن میں اب تک ہونے والی دھاندلیوں، خورد برد اور غبن کی تحقیقات کرائیں نیز قادیانی افسروں نے کارپوریشن میں جن نئے افراد کو بھرتی کیا ہے۔ ان کے بارے میں بھی تحقیقات کر کے انہیں کارپوریشن سے نکال باہر کیا جائے۔

کاش! حکمران اور کراچی کے غیور عوام اس مسئلہ پر بھی غور کریں

پاکستان کا دل کراچی پھر ہنگاموں اور خونریز فسادات کی لپیٹ میں ہے آگ اور خون کا کھیل جاری ہے۔ ہر طرف دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے ہیں بھائی! بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ کرفیو جو شاہ فیصل کالونی میں لگا تھا۔ جھگڑے یا ختم ہونے کی بجائے پھیلتا جا رہا ہے۔ تین مسلح نوجوان موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر مختلف علاقوں میں گھوم پھر کر قتل و غارت گری کر کے بھاگ جاتے ہیں جس سے اس علاقے کے عوام آپس میں دست و گریبان ہو جاتے ہیں۔ ان تین نوجوانوں کو پکڑنے میں پولیس تو ناکام ہوئی ہی تھی۔ فوج بھی ناکام ہے دو تنظیموں مہاجر قومی موومنٹ اور پنجابی پختون اتحاد والے بھی عاجز نظر آتے ہیں کوئی غور نہیں کرتا۔ کوئی نہیں سوچتا کہ کراچی کے امن کو تباہ و برباد کرنے والے یہ تین نوجوان کون ہیں؟ اور کس کے اشارے اور حکم پر یہ فرض انجام دے رہے ہیں۔

آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ صوبہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ قادیانیوں کی یہ عادت ہے کہ جب ان کا کوئی پیشوا کسی قسم کی پیشگوئی کرتا ہے۔ تو وہ اسے وقوع میں لانے کے لئے باقاعدہ منصوبے بناتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے دور میں پنڈت لیکھرام نامی ایک شخص تھا۔ جس نے مرزا قادیانی کا ناک میں دم کر رکھا تھا مرزا نے اس کے بارے میں خارق عادت عذاب کی پیشگوئی کی جسے پورا کرنے کے لئے اپنے ایک چیلے کو اس کا شاگرد بنایا۔ جس نے اسے قتل کر دیا پھر کیا تھا مرزا اور اس کے حواریوں نے آسمان سر پر اٹھایا۔

مرزا نے محمدی بیگم کے بارے میں پیشگوئی کی کہ اس کے ساتھ آسمان پر نکاح ہو چکا ہے۔ پھر اس کے حصول یا پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے لالچ دیئے۔ دھمکیاں دیں۔ اور طرح طرح کے منصوبے بنائے۔ لیکن ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

عبداللہ آتھم ایک عیسائی پادری مرزا قادیانی کا بہت بڑا حریف تھا۔ اس کے بارے میں پیش گوئی کی کہ وہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا۔ اس کی موت کا دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء بنتا تھا اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے پورے قادیان کے قادیانیوں میں آہ و زاری برپا رہی۔ وظیفے، ٹونے، ٹوٹکے کئے گئے۔ چنے کے دانوں پر وظیفہ پڑھ کر انہیں اندھے کنویں میں ڈالا گیا۔ اور بھی بہت سے جتن کئے۔ لیکن یہ پیشگوئی ناکام ہو گئی۔

الغرض قادیانی اپنے پیشوا کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے ہر طرح کے جتن اور منصوبے بناتے ہیں جس کی تفصیل "ربوہ کے مذہبی پوپ" نامی کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے کراچی اور حیدر آباد میں جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے۔ وہ مرزا طاہر کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی ایک کڑی ہے۔ اور اس کے پس پردہ فرقان فورس جس کا نام اب خدام الاحمدیہ ہے۔ اس کے رضا کار گوریلوں کا ہاتھ ہے۔ ہماری اطلاع کے مطابق صرف کراچی شہر میں ڈیڑھ ہزار قادیانی گوریلے سرگرم عمل ہیں۔ یہ گوریلے مختلف تنظیموں میں شامل ہیں۔ جنہیں کراچی میں کلیدی عہدوں پر فائز بڑے بڑے قادیانیوں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ کراچی میں ہونے والے اب تک کے ہنگاموں میں آج تک کوئی ایک قادیانی نہیں مرا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

صاف ظاہر ہے کہ تخریب کاری، ہنگامہ آرائی، آتش زنی اور لوٹ مار کا منصوبہ خود ان کا اپنا تیار کردہ ہے۔ اور وہ اپنے پیشوا مرزا طاہر کی اس پیشگوئی کو ہر حال میں پورا کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے تاکہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں۔

کاش ہمارے حکمران اور کراچی کے غیور عوام اس مسئلہ پر غور کریں۔

منافقین کے لئے حکم خداوندی اور قصہ باغ والوں کا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ

بیٹا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باپ کی درخواست نقل کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت جوتے پہن کر ساتھ ہو لئے۔ جب حضورؐ کو اس نے دیکھا تو رونے لگے حضورؐ نے فرمایا اے اللہ کے دشمن کیا گھبرا گیا۔ اس نے کہا میں نے اس وقت آپ کو تنبیہ کے واسطے نہیں بلایا بلکہ اس واسطے بلایا کہ اس وقت مجھ پر رحم کریں یہ کلمہ سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور ارشاد فرمایا کیا چاہتے ہو۔ اس نے عرض کیا کہ میری موت کا وقت قریب ہے جب میں مر جاؤں تو میرے غسل دینے میں آپ موجود اور اپنے ملبوس میں مجھے کفن دیں اور میرے جنازہ کے ساتھ قبر تک جائیں اور میری نمازِ جنازہ پڑھیں حضورؐ نے ساری درخواستیں اس کی قبول فرمائیں جس پر آیت شریفہ ولا تصل علیٰ احدٍ منھم (برآت۔ ع ۱۱) نازل ہوئی (درمنثور) جس میں حق تعالیٰ شانہٗ نے منافقین کے جنازہ کی نماز پڑھانے کی ممانعت فرمائی۔

یہ تھا حضورؐ کا برتاؤ اپنے جانی دشمنوں کے ساتھ اور یہ کرم تھا ان کمینوں کے ساتھ جو کسی وقت بھی سبّ و شتم اور عیب تراشی میں کمی نہ کرتے تھے کیا ہم لوگ بھی اپنے دشمنوں کے ساتھ اس قسم کا کوئی معاملہ کر سکتے ہیں کہ اس جانی دشمن کی تکلیف کو دیکھ کر رحمۃ للعالمین کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور جتنی فرمائشیں اس نے اپنے کفر کے باوجود کیں، حضورؐ نے اپنے کرم سے سب پوری کیں۔ گو کفر کی وجہ سے اس کو کار آمد نہ ہو سکیں، بلکہ آئندہ کے لئے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اس انتہائی کرم کی ممانعت اتر آئی۔

ترجمہ:۔ ہم نے ان مکہ والوں کو سامان عیش دیکر ان کی آزمائش کر رکھی ہے (کہ یہ ان نعمتوں میں کیا عمل کرتے ہیں) جیسا کہ (ان سے پہلے) ہم نے باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب کہ ان باغ والوں نے آپس میں قسم کھائی اور عہد کیا کہ اس باغ کا پھل ضرور صبح کو جاکر توڑ لیں گے اور (ان کو ایسا پختہ یقین تھا کہ) انشاءاللہ بھی نہ کہا۔ پس اس باغ پر اس کے رب کی طرف سے ایک عذاب پھر گیا (جو ایک آگ تھی یا لُو) اور وہ لوگ سو رہے تھے پس صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسا کٹا ہوا کھیت (کہ خالی زمین رہ جاتی ہے اور بعض جگہ اس کو کاٹ کر اس جگہ آگ بھی لگا دی جاتی ہے) پس صبح کو سویرے وہ باغ والے ایک دوسرے کو آوازیں دینے لگے کہ اگر پھل توڑنا ہے تو سویرے چلو پس چلتے ہوئے آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے جا رہے تھے کہ آج کوئی محتاج تم تک نہ آنے پائے۔ وہ اپنے خیال میں اس کے روک لینے پر اپنے آپ کو قادر سمجھ کر چلے (کہ سب کچھ خود ہی لے آئیں گے) جب وہاں پہنچ کر اس کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم راستہ بھول گئے (کہیں اور پہنچ گئے یہ تو وہ باغ نہیں ہے لیکن جب قرائن سے معلوم ہوا کہ یہ وہی جگہ ہے تو کہنے لگے) کہ ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی۔ ان میں جو ایک آدمی (کسی قدر) نیک تھا (لیکن عمل میں ان کا شریک حال تھا) کہنے لگا کہ میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ (ایسی بدنیتی نہ کرو غریبوں کے دینے سے برکت ہوتی ہے اب) اللہ کی پاکی کیوں نہیں بیان کرتے۔ (یعنی توبہ استغفار کرو) وہ باغ والے کہنے لگے ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بیشک ہم قصور وار ہیں۔ پھر ایک دوسرے کو الزام دینے لگے۔ (جیسا کہ عام طور سے عادت ہے کہ جب کوئی کام بگڑ جائے تو ہر ایک دوسرے کو قصور وار بتایا کرتا ہے) پھر سب کے سب کہنے لگے کہ بیشک ہم سب ہی حد سے تجاوز کرنے والے تھے۔ (کسی ایک پر الزام نہیں ہے سب کی یہی صلاح تھی، سب مل کر توبہ کرو اس کی برکت سے) شاید ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ دے دے۔ اب ہم توبہ کرتے ہیں (اس کے بعد اللہ جل جلالہٗ تنبیہ کے طور پر فرماتے ہیں کہ) اسی طرح (دنیا کا) عذاب ہوا کرتا ہے (کہ ہم بدنیتی سے چیز ہی کو فنا کر دیتے ہیں) اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر ہے کیا اچھا ہوتا کہ یہ لوگ اس بات کو جان لیتے (کہ غریبوں سے بخل کا نتیجہ اچھا نہیں) (سورۂ قلم ع ۱)

ف: یہ بڑی عبرت کا قصہ ہے جو ان آیات میں ذکر فرمایا ہے۔ جو لوگ غربا، مساکین اہل ضرورت کو نہ دینے کے عہد پیمان کرتے ہیں قسمیں کھا کھا کر وعدے کرتے ہیں کہ ان ضرورت مندوں کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا جائے گا۔ ایک وقت کی روٹی بھی نہ دی جائے گی۔ یہ نالائق ہرگز امداد کے مستحق نہیں۔ ان کو دینا بیکار ہے۔ وہ اپنے سارے مال سے یوں یک وقت ہاتھ دھو لیتے ہیں اور جو نیک دل اس طرز کو پسند نہیں کرتے لیکن عملاً یا لحاظ میں ان کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی عذاب کی بلا سے نجات نہیں پاتے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان آیات میں جو واقعہ گزرا ہے وہ حبشہ کے رہنے والے آدمیوں کا ہے ان کے باپ کا ایک بہت بڑا باغ تھا۔ وہ اس میں سے مانگنے والوں کو بھی دیا کرتا تھا جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کی اولاد کہنے لگی کہ ابا جان تو بیوقوف تھے سب کچھ ان لوگوں پر بانٹ دیتے تھے۔ پھر قسمیں کھا کر کہنے لگے کہ ہم صبح ہی سارا باغ کاٹ لائیں گے اور کسی فقیر کو اس میں سے کچھ نہیں دیں گے۔ حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ اس باغ کے مالک

باقی صفحہ ۳۰ پر

امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

ابوالحسن محبوب الٰہی رضوی چونیاں

اللہ تعالیٰ کے محبوب سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ایک موقع پر فرمایا جبل اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ ارشاد فرمایا اگر میں چاہوں تو اُحد پہاڑ سونے کا بن جائے۔ اور میں جدھر جاؤں میرے ساتھ چلے۔

حضور رسول کریم رؤف الرحیم ایک مرتبہ اپنے عالی مرتبت اور مقرب ترین صحابہ کرام حضرات ابوبکر صدیق رضؓ عمر فاروق رضؓ عثمان ذوالنورین رضوان اللہ علیہم کے ہمراہ جبل اُحد پر تشریف لے گئے جس کے دامن میں کئی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم درجہ شہادت سے سرفراز ہو کر مدفون ہیں انہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضؓ بھی شامل ہیں جنکو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الشہدا اور اسد اللہ و رسولہٗ کے خطاب سے نوازا تھا۔

اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے کہ انکی تشریف آوری پر اُحد کیوں تھر تھرا اٹھا۔ یہ تھرتھرانا ان بلند مرتبت ہستیوں کی ہیبت اور جلالت شان کی وجہ سے تھا یا اُس مسرت آمیز اور اعزاز بخش آمد کی خوشی سے وہ جھوم جھوم اٹھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کو پاؤں کی ٹھوکر لگا کر فرمایا اُحد ٹھہر جا تم پر ایک نبی ایک صدیق رضؓ اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں اس فرمان پر پہاڑ حسب معمول ساکن ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر وحی قرآنی پہاڑوں پر نازل کی جاتی تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔ آج تو وہ ہستی پہاڑ پر رونق افروز تھی جو مہبط وحی الٰہی تھی۔ اس کا ثقل برداشت کرنا محض صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کا ہی حصہ تھا۔ احادیث کی کتب میں یہ واقعہ اور الفاظ محفوظ ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تو آشکار ہو چکی تھی اور رسالت مآب کی زبان وحی ترجمان سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کو صدیق کا خطاب مل چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں والذی جآء بالصدق وصدق بہ واولٰئک ھم المتقون فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کی شان صدیقیت و اتقاء کا اعلان کر دیا تھا۔ اب دو شہادتوں کا واقع ہونا باقی تھا جو یقینی تھا کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا تو "گفتہ او گفتہ اللہ بود" ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کے متعلق رسالت مآب نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا۔ اگرچہ حضرت عمرؓ کے فضل و کمال میں بے شمار احادیث نبوی موجود ہیں اور ان کے کارناموں سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں لیکن مذکورہ حدیث میں ہی کونسی صفت حسنہ ہے جو عیاں نہیں ہو رہی۔ حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں درجہ شہادت پر فائز فرما۔ سننے والے متعجب ہوتے تھے کہ اب شہادت تو میدان جنگ میں ہوتی ہے اس دار الامن میں یہ کسطرح ممکن ہے! اللہ تعالیٰ کو بھی اسی طرح منظور تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور فاروق اعظمؓ کی دعا منظور فرمائی اور ایسی شہادت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا کہ جسکی مثال نہیں ملتی۔ امیر المومنین عمر فاروقؓ مصلیٰ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے نماز فجر کی امامت کرا رہے ہیں۔ ملائکہ صفت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اقتداء میں صف بستہ بنیان مرصوص بنے کھڑے ہیں۔ کہ اچانک فیروز نامی مجوسی غلام جو مسجد میں ہی چھپا بیٹھا تھا عین حالت نماز میں مسجد نبوی شریف کے اندر وقت کے سب سے عظیم بطل جلیل پر قاتلانہ حملہ کر کے زخمی کر دیتا ہے۔ حضرت عمر پکار اٹھتے ہیں "رب کعبہ کی قسم میں فائز المرام ہو گیا"۔

یہ وہ مسجد ہے جس میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار گنا ہوتا ہے یعنی فاروق اعظمؓ کی شہادت پچاس ہزار شہادتوں کے ثواب کی حامل ہو گی۔ اس طرح وہ اپنی مراد کو پہنچے اور اپنے دو پیشرووں کے پاس دائمی رفاقت حاصل کر لی۔ یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پہلی سازش تھی جس میں منافقوں کے علاوہ یہودی اور مجوسی بھی شامل تھے۔

انکی شہادت کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر مدینہ منورہ میں مقیم صحابہ کرام بیعت خلافت کرتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ کہ اے عثمان ہم تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں سنت اللہ سنت رسول اللہ اور سنت شیخین پر۔

حضرت عثمان جلیل القدر صحابہ میں شامل ہیں انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ذوالحجرتین ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے داماد ہونے کی حیثیت سے ذوالنورین ہیں۔ متعدد بار جنت کی بشارت حاصل کر چکے ہیں۔ سخی ایسے کہ غنی کے نام سے مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنا مال نچھاور کیا کہ جسکی مثال نہیں ملتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر بن کر مکے گئے کہ مشرکین مکہ سے بات چیت کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر اتنا اعتماد کہ جب ایک صحابیؓ نے کہا کہ عثمانؓ تو مکہ گئے ہیں وہ تو عمرہ کر لیں گے اور ہمارا کچھ پتہ نہیں تو حضور اکرمؐ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا کہ میرے بغیر عمرہ کریں۔ ادھر مشہور ہو گیا کہ عثمانؓ کو اہل مکہ نے شہید کر دیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنگامی طور پر انکے قصاص کیلئے بیعت طلب کر لی جس میں تقریباً چودہ صد صحابہ شامل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے اظہار خوشنودی اور رضامندی اور مغفرت

کا اعلان فرمادیا۔ واہ کیا شان ہے عثمان غنیؓ کی ان کے قصاص کی بیعت کرنے پر ہی اللہ تعالیٰ نے کتنوں کو مغفرت فرمادی۔ پھر یہ بھی فرمادیا اے نبیؐ جن لوگوں نے تمہارے ہاتھ پر بیعت کی ہے انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے یعنی نبیؐ کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا یہ بہت بڑا اعزاز ہے جبکہ حضور اکرمؐ نے بعد میں اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ لوگو عثمانؓ بھی تمہارے ساتھ ہے یہ اس کا ہاتھ ہے جو میرے ہاتھ میں ہے یعنی اپنے ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کو تو معلوم ہی تھا کہ عثمانؓ تو زندہ سلامت ہیں لیکن ان کے قصاص لینے کا عہد کرنے پر تنے انعام و اکرام کا اعلان جو یہ ظاہر کر رہا ہے کہ عثمانؓ کی شہادت ہونے پر قصاص لینا ضروری ہے جیسا کہ یہ بھی فرمادیا...... ن نما ینکث علیٰ نفسہ... یعنی اگر کسی نے یہ عہد توڑا تو اس کا اثر اسکی ذات پہ ہوگا۔

رسول کریمؐ نے فرمایا اے عثمانؓ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص (خلافت) پہنائے گا جسے منافق اتارنا چاہیں گے لیکن تم نہ اتارنا یعنی از خود خلافت سے معزول نہ ہونا۔ ایک دفعہ فرمایا ایک فتنہ پیدا ہونے والا ہے اس وقت عثمانؓ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ شخص حق پر ہوگا۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں پے درپے فتوحات کا سلسلہ جاری رہا ہر آدمی خوشحال و شاداں و فرحاں نظر آنے لگا۔ منافقوں یہودیوں اور مجوسیوں کو یہ ایک آنکھ نہ بھایا۔ انہوں نے تو سازش کے ذریعہ عمر فاروقؓ کو شہید کروایا تھا کہ فتوحات کا سیل رواں ختم ہو جائے۔ لیکن انکی یہ سازش بے سود ہوگئی۔ اب پھر زیر زمیں سازش کر دی گئی اور مختلف جگہوں پر سازشیوں کے اڈے بن گئے جن میں مصر بصرہ اور کوفہ مشہور ہیں۔ کچھ سادہ لوح مسلمان بھی ان کے جھانسے میں آگئے۔ ایام حج میں جب مدینہ کے اکثر لوگ مکہ شریف تشریف لے جا چکے تھے مذکورہ علاقہ کے لوگوں کا ایک جم غفیر حاجیوں کے لباسوں میں مدینہ منورہ کے باہر ذوخشب کی وادی میں آکر ٹھہرے اور حضرات طلحہؓ زبیر و علی رضوان اللہ علیہم سے رابطہ قائم کرکے حضرت عثمانؓ کو معزول کرنے کے لئے مدد چاہی ان سب نے صرف انکار ہی نہ کیا بلکہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوخشب میں ٹھہرنے والوں کو ملعون کہا ہے۔ ان کے اعتراضات جو قطعی بے بنیاد تھے اصحاب کرامؓ خصوصاً حضرت علیؓ نے تردید کی تو ان میں سے کچھ بول اٹھے آپ کے ہی بلانے پر تو ہم آئے ہیں جس پر انہوں نے فرمایا میں حلفیہ کہتا ہوں کہ میں نے کسی کو نہیں بلایا اور نہ ہی کوئی خط لکھا۔ ان لوگوں نے معزز صحابہ کرامؓ کی طرف سے جعلی خطوط بھی بنائے تھے۔ انکی ایسی گمراہ کن کاروائیوں اور غلط اقدام پر انکو باغیوں کو ملحد و زندیق بھی کہا گیا ہے۔ معزز صحابہؓ کے جوان لڑکوں نے حضرت عثمانؓ کی مدافعت کیلئے ان کے مکان پر پہرہ داری کی لیکن وہ ملعونوں کا ٹولہ حضرت عثمانؓ کے مکان کی دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے۔ پیکر علم و حیا و جامع قرآن و جنکو کئی دن سے بھوکا پیاسا رکھا گیا تھا اور پانی پہنچانے پر ام المومنین ام حبیبہؓ کی بے حرمتی کی گئی) کو مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں عین روضہ رسول اللہؐ کے سامنے قرآن خوانی کرتے ہوئے روزہ دار خلیفۃ المسلمین امیر المومنینؓ کو ضربات شدید لگا کر شہید کر دیا۔ انکی عفت مآب زوجہ محترمہ کی انگلیاں کاٹ دیں۔ ان کے غلاموں کو قتل کرکے کتوں کے آگے ڈال دیا۔ ان کی میت کی بے حرمتی کی جس کے نتیجہ میں مدینہ منورہ میں کہرام مچ گیا اور پھر چوں چوں یہ خبر پھیلتی گئی مسلمانوں کے جذبات ان باغیوں کے خلاف شدید سے شدید تر ہوتے گئے۔ آپ کے خون کے قطرے قرآن مجید کی آیت فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پر پڑے تھے (یعنی اللہ کافی ہے جو دیکھتا اور سنتا ہے) نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قصاص کا کچھ ایسا انتظام کر دیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ جس جس نے بھی کسی طرح عثمانؓ کے خلاف حصہ لیا تھا نہ تیغ ہوا یا پاگل ہوگیا۔ یہ سزا تو دنیا میں ملی آگے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کا حشر کیا ہوا یا ہوگا اس طرح عثمانؓ کی عوام میں مقبولیت کا بھی خوب اظہار ہوا۔ ان باہمی جنگوں میں قریباً چھیاسی ہزار افراد مقتول ہوئے حضرت حسنؓ بن علیؓ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ قیامت برپا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرش کا پایا پکڑا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک ہاتھ رسولؐ کے کندھے پر رکھا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا۔ حضرت عثمانؓ اس حالت میں ہیں کہ ہاتھ عمرؓ کے کندھے پر ہے اور دوسرے ہاتھ پر اپنا کٹا ہوا سر ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کناں ہیں کہ اے اللہ تیرے بندوں نے مجھے کسی جرم میں قتل کیا ہوا ہے جبکہ ان کے سر سے دو پرنالے خون کے بہہ رہے ہیں۔ لوگوں نے حضرت علیؓ کی خدمت اس خواب کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا حسنؓ نے جو کچھ دیکھا ہے وہی بیان کیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد ز عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سنہرے موتی

مسرت کوثر۔ تحصیل شکر گڑھ

(۱) درگذر بہترین انتقام ہے۔
(۲) دنیا دھوکے کی جگہ ہے اور آخرت خوشی کی

(حدیث قدسی)

ایک پیشگوئی ۔ حضرت امیر شریعت کی ولولہ انگیز تقریر

حافظ ارشاد احمد دیوبندی ظاہر پیر ۔

۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے داغ مفارقت کو کابل ۲۶ سال کا عرصہ دراز بیت چکا ہے ۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دل کی دھڑکنیں کہتی ہیں کہ ہم ابھی ابھی شاہ جی کی محفل سے مدلل ، محقق ، اور دلنواز وجاں گداز خطاب سن کر آرہے ہیں شاہ جی نے بے شمار تقریریں کیں ۔ وہ عوامی خطیب تھے ۔ آپ کی خطابت کا جادو لوگوں کے دلوں کی دھڑکنوں پر تھا ۔ جب بولتے تو مجمع مرغ بسمل بنا ، جب گرجتے تو محفل پر سناٹا طاری ہو جاتا ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۴۷ء کی تقریر ہدیہ قارئین کرتا ہوں لیجئے پڑھیے ۔

اجتماع کا انعقاد

۲۷ مارچ ۱۹۴۷ء کو آل انڈیا مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے فارغ ہو کر حضرت امیر شریعتؒ نے اپنے رفقاء حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ ، شیخ حسام الدینؒ ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کی معیت میں لاہور سے دہلی روانہ ہوئے ۔ ان دنوں دہلی میں برطانوی مشن ، کرپس مشن ، مسلم لیگ اور کانگرس سے تقسیم پاکستان کے سلسلہ میں مذاکرات میں مشغول تھے ۔ حضرت امیر شریعتؒ نے تقریباً ایک ماہ مصروف گزارا ۔ ان دنوں دہلی کے مختلف علاقوں میں احرار کے جلسوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا ۔ جس سے گورنمنٹ برطانیہ کافی پریشان تھی ۔ بالآخر استبدادی حکومتوں کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے ۔ احرار کے اجتماعات پر پابندیاں لگانی شروع کر دی گئیں ۔ ۲۹ اپریل ۱۹۴۷ء کو اردو پارک دہلی میں ایک بڑے جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا ۔ اجلاس میں حضرت امیر شریعتؒ نے ایک زبردست اجتماع سے آخری خطاب کیا ۔ اس کے بعد شاہ جیؒ کبھی دہلی دوبارہ نہ جا سکے اس اجتماع میں تقریباً پانچ لاکھ افراد نے شرکت کی حضرت شاہ جیؒ کی اپنی روایات اور دوسری مصدقہ روایات کے مطابق اس سے بیشتر دہلی میں اس سے بڑا اجتماع کبھی نہ ہوا تھا ۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ فرما رہے تھے ۔ اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب ضیغم اسلام شیخ حسام الدینؒ انجام دے رہے تھے ۔ پنڈال میں نظم و ضبط برقرار رکھنا سرخپوش احرار رضاکاروں کے ذمہ تھا ۔ پنڈال کے چاروں طرف احرار رضاکاروں کے دستے تعینات تھے احرار سرخ پرچم فضاؤں میں لہراتے ہوئے گل و لالہ کی سی بہار کھلا رہے تھے سٹیج زمین سے بلند چبوترے کی شکل میں بنایا گیا تھا جس پر بجائے کرسیوں کے سفید چادریں بچھا کر ان پر گاؤ تکئے لگا دیئے گئے تھے ۔ اس وقت اسٹیج پر ہندوستان کی عظیم شخصیتیں اور قافلہ آزادی کے سالار فروکش تھے مجلس احرار اسلام کے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ اور جمعیت علمائے ہند کے بہت سے اکابر جن میں حضرت شیخ مدنیؒ اور مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ اجلاس کا آغاز قرآن حکیم کی تلاوت اور چند نظموں سے کیا گیا ۔ شیخ حسام الدینؒ نے مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری اور اسٹیج سیکرٹری کی حیثیت سے اس اجتماع کی غرض و غایت بیان کی ۔ اس کے بعد مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے تقریر کا آغاز فرمایا ۔ حضرت مولانا ممدوحؒ کی تقریر کے دوران اچانک انسانوں کے اس سمندر میں لہر اٹھی ۔ اور ایک ارتعاش پیدا ہوا ۔ دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں ۔ شوق و بیدتجسس کے ملے جلے گرد ہوا کہ حضرت امیر شریعتؒ کے فلک شگاف نعروں نے امن و سکون کی ساری فضا ہی توڑ دی نظم و ضبط کو درہم برہم کر کے رکھ دیا ۔ عوام اپنے محبوب راہنما کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے والہانہ انداز میں سراپا نیاز اٹھ کھڑے ہوئے حضرت امیر شریعتؒ سٹیج پر تشریف لائے اور اپنی انتہائی دل آویز مسکراہٹ سے عوام کے پرتپاک خیر مقدم کا جواب دیا ۔ ابھی حضرت امیر شریعتؒ بیٹھے ہی تھے کہ ایک دوسرا قافلہ بھی آ پہنچا جس میں امام الہند مولانا ابو الکلام آزادؒ پنڈت جواہر لال نہرو اور برطانوی مشن کے سربراہ کے لارڈ پیتھک لارنس نمایاں تھے ۔ اسٹیج اس وقت بین الاقوامی شخصیتوں کے اجتماع سے ایک عجیب منظر پیش کر رہا تھا ۔

تقریباً ساڑھے تین بجے رات حضرت امیر شریعتؒ مائیک پر تشریف لائے آپ نے انسانی سروں کے اس بحر بیکراں پر ایک بھرپور نظر ڈالی ۔ ایک مرتبہ دائیں دیکھا پھر بائیں دیکھا ۔ جیسے لوگوں کی پیشانیوں سے موضوع تلاش کر رہے تھے ۔ پھر خطبہ مسنونہ سے پہلے آپ نے تقریر کا آغاز یوں فرمایا ۔ آپ حضرات درود شریف پڑھیں ۔ پھر دوبارہ فرمایا ، درود شریف پڑھیں ۔ تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا ۔ لوگ حیران تھے کہ آج شاہ جیؒ اتنے بڑے عظیم الشان عدیم المثال سیاسی اجتماع سے تقریر کا آغاز کس انداز سے کر رہے ہیں ۔ اس سے پہلے سیاسی تقریروں میں ایسا نہیں کرتے تھے ۔ عوام کی نگاہوں سے ابھرنے والے اس سوال کے جواب میں حضرت امیر شریعتؒ نے خود ہی فرمایا ۔ آج میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ اتنے بڑے عظیم اجتماع کے باوجود یار لوگ صبح کے اخبار میں لکھ دیں گے ۔ کہ مجمع تو واقعی پانچ لاکھ کا تھا مگر اس میں مسلمان ایک بھی نہ تھا ۔ اس لئے میں نے درود شریف پڑھوا لیا ہے کہ دوستوں کو معلوم ہو جائے ۔ کہ اس اجتماع میں مسلمان ہیں ۔ یہ اجتماع ہی مسلمانوں کا اجتماع ہے ۔ اس پر تمام مجمع کشت زعفران بن گیا ۔ بعد ازاں آپ نے مخصوص انداز میں قرآن کریم کی تلاوت شروع کی جوں جوں وقت گزرتا گیا حضرت امیر شریعت کے گلے کی حلاوت اور سوز سے ایسا محسوس ہوتا ، جیسے آیات خداوندی کا نزول ہو رہا ہے ۔ الفاظ جیسے جیسے پڑھتے قرآن کریم اپنے معانی و مطلب خود واضح کرتا چلا جاتا ۔ لاکھوں آدمیوں کا یہ اجتماع پتھروں کا ڈھیر معلوم ہوتا تھا ۔ چاروں طرف ہو کا عالم اور ایک ایسا سناٹا کہ سوئی گرے تو

آواز آئے اور عوام مبہوت بیٹھے تلاوت کلام الٰہی سن رہے تھے، رکوع ڈیڑھ رکوع پڑھنے کے بعد حضرت امیر شریعتؒ نے تلاوت ختم کی۔ تو پنڈت جواہر لال نہرو اٹھا اور مائیک پر حضرت امیر شریعتؒ کے قریب آکر کھڑا ہوگیا۔ اور معذرت خواہانہ انداز میں گویا ہوا "صاحبو! میں تو صرف بخاری صاحب کا قرآن کریم سننے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ اب میں معذرت کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ برطانوی مشن کی آمد کے باعث مصروفیت بہت زیادہ ہے۔ اس کے بعد جواہر لال نہرو اور لارڈ پیتھک لارنس اسٹیج سے اتر کر چلے گئے۔ حضرت امیر شریعتؒ نے خطبہ مسنونہ کے بعد تقریر کا آغاز یوں فرمایا "حضرات! آج میں نے کوئی تقریر نہیں کرنی۔ بلکہ چند حقائق ہیں جنہیں بلا تمہید کہنا چاہتا ہوں۔ اس وقت آئینی اور غیر آئینی دنیا میں خواہ اس کا تعلق ایشیا سے ہو یا یورپ سے۔ اس وقت جو بحث چل رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہندوستان ہندو اکثریت کو مسلم اقلیت سے جدا کرکے برصغیر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے۔ قطع نظر اس کے کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟

پاکستان کیا ہوگا

مجھے پاکستان بن جانے کا اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات پر کہ صبح کو سورج مشرق ہی سے طلوع ہوگا لیکن یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہوگا۔ جو دس کروڑ مسلمانوں کے ذہنوں میں موجود ہے۔ اور جس کے لئے بڑے خلوص سے آپ کوشاں ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں کو کیا معلوم کہ کل ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ بات جھگڑے کی نہیں، بات سمجھنے اور سمجھانے کی ہے۔ سمجھا دو مان لوں گا لیکن تحریک پاکستان کی قیادت کرنے والوں کے قول و فعل میں بلا کا تضاد ہے۔ اور بنیادی فرق ہے۔ اور اگر مجھے کوئی اس بات کا یقین دلا دے کہ کل ہندوستان کے کسی قصبہ کی گلی میں کسی شہر کے کسی کوچہ میں حکومت الٰہیہ کا قیام اور شریعت اسلامیہ کا آغاز ہونے والا ہے۔ تو رب کعبہ کی قسم آج ہی میں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو لوگ اپنے آپ پر اسلامی قوانین کو نافذ نہیں کرسکتے۔ وہ دس کروڑ افراد کے وطن میں کس طرح اسلامی قوانین نافذ کرسکتے ہیں؟ یہ ایک فریب ہے۔ میں فریب کھانے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں۔ پھر آپ نے اپنی کلہاڑی کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر تقسیم کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان کا نقشہ سمجھانا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا ادھر مشرقی پاکستان ہوگا۔ اور ادھر مغربی پاکستان ہوگا، درمیان میں ہندو کی چالیس کروڑ آبادی ہوگی۔ اور وہ حکومت لالوں کی حکومت ہوگی۔

ہندو ذہنیت شاہ جیؒ کی نظر میں

کون لالے؟ لالے دولت والے۔ لالے ہاتھیوں والے لالے عیار لالے۔ لالے مکار لالے۔ ہندو اپنی مکاری اور عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتے رہیں گے۔ اسے کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس تقسیم کی بدولت آپ کا پانی روک دیا جائے گا۔ آپ کی معیشت تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی اور آپ کی یہ حالت ہوگی کہ بوقت ضرورت مشرقی پاکستان مغربی پاکستان کی اور مغربی مشرقی پاکستان کی مدد سے قاصر ہوگا۔ اندرونی طور پر پاکستان میں چند خاندانوں کی حکومت ہوگی۔ اور یہ خاندان زمینداروں، صنعتکاروں، اور سرمایہ داروں کے خاندان ہوں گے انگریز کے پروردہ فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے سروں، نوابوں اور جاگیرداروں کے خاندان ہوں گے۔ جو اپنی من مانی کارروائی سے ہر محب وطن اور غریب عوام الناس کو پریشان کرکے رکھ دیں گے۔

غریب کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ ان کی لوٹ کھسوٹ سے پاکستان کے کسان اور مزدور نان شبینہ کو ترس جائیں گے۔ امیر روز بروز امیر تر، غریب روز بروز غریب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ رات کافی بھیگ چکی تھی حضرت امیر شریعتؒ اپنی سیاسی بصیرت کے موتی بکھیر رہے تھے۔ اور مستقبل سے ناآشنا مسلمان مونہہ کھولے ان جانے واقعات کو حیرت و استعجاب کے عالم میں سن رہے تھے۔ حضرت امیر شریعتؒ نے ہندو سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کی بنیاد ہندو کی تنگ نظری اور مسلمان

قابل رشک موت

مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان ہے کہ میرے والد مرض الموت کے آخری دنوں میں بالکل بے ہوش ہو گئے۔ میری زبان سے بے اختیار نکل گیا۔ افسوس میرے باپ کو کتنی سخت بیماری لاحق ہوگئی ہے۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی تو کہا! نہیں یہ بیماری نہیں ہے۔ یہ وہی چیز ہے جس کی نسبت خدا نے فرمایا

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۔ اور یہ بالیقین موت کی سختی آپہنچی ہے۔ جس سے تو بدکتا تھا۔ پھر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ میں نے عرض کی، تین میں۔

پھر پوچھا آج کونسا دن ہے۔ میں نے کہا دو شنبہ فرمایا میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ آج رات اور دن کے درمیان میری موت واقع ہو جائے گی۔ پھر اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا مزید دو کپڑے ملا کر انہی کپڑوں میں مجھے دفنا دینا۔ میں نے کہا یہ تو پرانے ہیں۔ فرمایا!

زندہ انسان بنسبت مردوں کے نئے کپڑوں کا زیادہ مستحق ہے۔ جب وفات ہوئی تو یہ دعا تھی جو کہ آپ کے لب مبارک پر تھی۔

اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ.

ترجمہ: اللہ مجھے پوری فرماں برداری سے دنیا سے اٹھا اور مجھ کو خاص بندوں میں شامل کر۔

دشمنی پر استوار ہوئی ہے۔ دولت سے پیار کرنے والے ہندو نے گائے کی پوجا کی، پیپل مہاراج پر پھول چڑھائے، چیونٹیوں کے بلوں پر شکر اور چاول ڈالے، سانپ کو اپنا دیوتا مانا۔ لیکن مسلمان سے ہمیشہ نفرت کی۔ اس کے سائے تک سے اپنا دامن بچائے رکھا۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ذات پات کے پجاری بڑے سے بڑے ہندو نے اچھوتوں پر اپنے مندروں کے دروازے کھول دیئے لیکن مسلمان کے لئے اپنے دل کے دروازے کبھی وا نہ کئے۔ آج اسی تعصب، تنگ نظری، اور حقارت آمیز نفرت کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان اپنا الگ وطن مانگنے پر مجبور ہوا ہے۔ اور کانگریس یہ سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی مصلحتوں کی بنا پر خاموش رہی اگر کانگریس راہنما ہندو مہاسبھا، آر ایس ایس، جن سنگھی، انتہا پسندی اور اسی قسم کی تحریکوں کو اپنے اثر سے ختم کر دیتے۔ اور وہ کر بھی سکتے تھے، تو مسلم لیگ کو یہاں پنپنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی مگر کیا کیا جائے کہ یہ کوڑھ کانگریس کے اندر سے پھوٹا ہے جو بیماری جسم کے اندر سے پیدا ہو اس کا علاج محض باہر کے اثرات کو تبدیل کرنے سے نہیں ہو سکتا کانگریس نے ہمارے ساتھ کبھی نباہ نہ کیا۔ اگر مسلم لیگ سے بگاڑ پیدا کیا تھا، تو نیشنلسٹ مسلمان کی بات ہی مان لی ہوتی لیکن ایسا نہ ہو سکا! اور ہوا یہ کہ آج اس قدر قربانیوں کے باوجود دونوں فرنگی کو اپنا ثالث مان رہے ہیں۔ کون فرنگی! جو ہندوستان کے لئے کبھی بھی صحت مند اور انصاف پر مبنی فیصلہ ہرگز نہیں دے سکتا۔ اے کاش کانگریس نے ہم سے ہی نہیں، تو مسلم لیگ سے ہی بنائی ہوتی تاکہ آپس میں مل بیٹھ کر کوئی صحیح حل تلاش کر لیا ہوتا۔ رات کافی گزر چکی تھی، سحر قریب تھی، اور حضرت امیر شریعتؒ بے تکان بولے جا رہے تھے، کیا مجال کہ ایک متنفس بھی کہیں سے ہلا ہو۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ جیتے جاگتے انسان بھی نہیں بلکہ انسانی شکل و صورت کی مورتیاں پڑی ہوئی ہیں۔ آخر میں حضرت امیر شریعتؒ نے زور دار آواز میں کہا کہ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں سنو سے

پھر نہ تھے ایسے احباب درد دل کہہ سکے
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے۔

شاہ جی کی پیش گوئی

یاد رکھو کہ اگر آج تم باہم مل بیٹھ کر کوئی معاہدہ بھی طے کر لیتے، تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہوتا۔ تم الگ الگ رہ کر باہم شیر و شکر رہ سکتے تھے، مگر تم نے اپنے تنازعہ کا انصاف فرنگی سے مانگا ہے، اور وہ تم دونوں کے درمیان کبھی نہ ختم ہونے والا

تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً

حضرت امیر شریعت کا ایک واقعہ

تحریر: سید امین گیلانی شیخوپورہ

میں سن رہا تھا عین ہمارے گھر کے آگے ایک موٹر سائیکل کی "پھٹ پھٹ پھٹ" کا شور اچانک رک گیا۔ پھر کال بیل گونج اٹھی۔ دروازہ کھول کر دیکھا تو ایک نوجوان تھا اور اس کے ہمراہ ایک کم از کم نوے سالہ عمر کے بزرگ تھے۔ ان کا چہرہ تو ریش مسنونہ سے مزین تھا مگر بدن پر لباس ولایتی یعنی کوٹ پتلون تھا۔ وہ السلام علیکم کہہ کر افتاں و خیزاں میری طرف بڑھنے لگے میں نے لپک کر ہاتھ تھام لیا۔ اور ان کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا۔ پھر دیدہ و دماغ کو چالیس پینتالیس سال پیچھے کو دوڑایا تو وہ چہرہ اپنے اُن خد و خال میں میرے سامنے آ گیا۔ "اوہ" "حکیم غلام نبی صاحب" پھر ہم دونوں لپٹ گئے جب بیٹھے تو یاد دل کے دفتر کھل گئے۔ حکیم صاحب کا چوک فرید امرتسر میں مطب تھا۔ اور رات کو مولانا غلام محمد صاحب ترنم مرحوم کے دارالعلوم السنہ شرقیہ میں منشی فاضل کا کورس پڑھاتے تھے۔ دینی علوم میں حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تلمذ تھا اور سند فراغت حاصل کر لی تھی۔ حکیم صاحب نے بتایا اُن کی کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ صرف ایک بچی ہے۔ پاکستان بن جانے کے بعد اُن کا داماد بسلسلہ معاش لندن چلا گیا۔ پھر اُس نے اپنے بیوی بچوں اور حکیم صاحب کو لندن ہی بلا لیا۔ اور اب تک وہیں قیام پذیر ہیں۔ اب یہ بات میری سمجھ میں آئی کہ ماشاء اللہ باریش ہونے کے باوجود کوٹ پتلون کیوں زیب تن ہے۔

امرتسر کی علمی، ادبی، سیاسی شخصیتوں کا ذکر چلا تو بات حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ تک آ پہنچی تو حکیم صاحب نے ایک دلچسپ واقعہ سنایا۔ جو ہدیہ قارئین کر رہا ہوں۔ حکیم صاحب نے فرمایا:۔

میں اور عطاء اللہ شاہ ہم سبق تھے۔ ایک دفعہ سخت سردی کا موسم تھا۔ ہاتھ پاؤں سُن ہو رہے تھے تو حضرت مفتی صاحب اُستاد محترم نے میری طرف دیکھ کر فرمایا! غلام نبی! وہ جو کونے میں لوہے کا تسلا (کڑاہی) پڑا ہے۔ ہمارے گھر لے جاؤ اور دہکتے انگاروں سے بھروا لاؤ تاکہ سردی کا کچھ مداوا ہو۔ چنانچہ میں نے وہ تسلا لیا اور انگارے بھروا کر لا رہا تھا کہ درس گاہ کے قریب پہنچنے تک وہ تسلا اتنا تپ گیا کہ اب میرے لیے گرفت میں رکھنا ممکن نہ رہا، میں بے قرار ہو کر چیخا ہائے میں جل گیا، اُف میں مر گیا اب دروازہ قریب تھا اور سب طلباء میرا یہ حال زار دیکھ رہے تھے۔ میری چیخ پر عطاء اللہ شاہ فوراً دوڑے اور تسلا میرے ہاتھ سے لے لیا۔ مگر تسلا پکڑتے ہی جو میرا حال تھا وہی اُن کا ہوا۔ ماشاء اللہ طاقتور تھے فوراً بلند آواز کے ساتھ پکارے۔ "تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً" اور اُچھال کر تسلا دور پھینک دیا آگ بجھ گئی۔ یہ سارا نقشہ حضرت مفتی صاحب اور طلباء نے دیکھا۔ طلباء نے تو قہقہہ لگایا مگر مفتی صاحب بھی اس برجستہ گوئی پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکے!

فساد فرور پیدا کر کے جائے گا جس سے تم دونوں قیامت تک چین سے نہیں بیٹھ سکو گے۔ اور آئندہ بھی تمہارا آپس کا کوئی سا تنازعہ باہمی گفتگو سے کبھی بھی طے نہیں ہو سکے گا۔ آج انگریز سامراج کے فیصلے سے تم تلواروں اور لاٹھیوں سے لڑو گے۔ تو آنے والے کل کو توپ اور بندوق سے لڑو گے۔ تمہاری اس نادانی اور من مانی سے اس برصغیر میں جو تباہی ہوگی۔ عورت کی جو بے حرمتی ہوگی اخلاق اور شرافت کی تمام قدریں جس طرح پامال ہوں گی تم اس وقت اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں وحشت و درندگی کا دور دورہ ہوگا۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ انسانیت اور شرافت کا گلا گھونٹ دیا جائے گا۔ نہ کسی کی عزت محفوظ ہوگی۔ نہ مال، نہ جان، نہ ایمان، اور اس سب کا ذمہ دار کون ہوگا؟ تم دونوں! یہ بہت قریب، لیکن اس وقت تم یہ نہیں دیکھ سکتے۔ تمہاری آنکھوں پر تمہاری اپنی خود غرضیوں اور ہوس پرستیوں نے پردے ڈال رکھے ہیں۔ اور تم ایک ایسے شخص کی مانند ہو کہ جو عقل رکھتا ہو مگر صحیح بات سوچنے سے عاری ہو۔ کان ہیں مگر سن نہیں سکتا۔ آنکھیں ہیں مگر بصیرت چھن چکی ہے۔ اس کے سینے میں دل تو دھڑک رہا ہے مگر احساسات سے خالی محض گوشت پوست کا ایک لوتھڑا۔ ابھی تقریر جاری تھی کہ صبح کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی۔ اور حضرت امیر شریعتؒ نے دہلی والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ دہلی والو! سن رکھو میری یہ باتیں یاد رکھنا حالات بتا رہے ہیں کہ اب زندگی میں مجھ سے بھی پھر کبھی بھی ملاقات نہیں ہو سکے گی۔

اب تو جاتے ہیں مے کدہ سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

حضرات یہ تھے وہ چند حقائق جن کو میں بغیر کسی تمہید کے کہنا چاہتا تھا اور آج میں نے کہہ دیئے۔ اور اب!

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

جب "بہار" پر خزاں آئی!

قاری سید محمد شاہ نیو مراد پور مانسہرہ

اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت کے لیے جن نفوس مقدس کو منتخب فرمایا۔ جن کی آنکھوں کو آپ کے رخ روشن سے منور اور قلوب کو نور ایمان سے منور و معطر فرمایا ان کی خوش بختی پہ آفتاب و ماہتاب بھی رشک کرتے ہیں۔

انہی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اور ہدایت کاملہ کا اعلیٰ ترین تمغہ عطا فرمایا۔ اور تمام امت کے لیے صحابہ کرامؓ کے ایمان و اسلام کو معیار قرار دیا۔ زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے انبیاء کرام کے بعد انہی حضرات کا مقام اور مرتبہ ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کاملہ کے ساتھ ساتھ تمام اخلاقی فضائل عطا فرمائے وہ شجاعت و سیادت جرأت و استقامت راست گوئی و راست بازی دیانت و صداقت پاک بازی میں یگانہ روزگار تھے۔ ان کی امانت و دیانت پہ ان کے دشمنوں نے گواہیاں دیں۔

یہ سب فضائل و محاسن صدقہ ہیں سرور کائنات محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت کا یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت ایمان کا حصہ ہے وہ نبوت کے عینی گواہ اور قرآن کریم کے عینی شاہد ہیں۔

ذیل میں ہم ایک حیرت انگیز واقعہ جس سے ان قدسی صفات حضرات کی دیانت و دیگر صفات کا اور دنیا اور اس کی رنگینی سے لاتعلقی کا پہلو نمایاں ہے نقل کرتے ہیں۔

جنگ قادسیہ کو فتوحات حضرت عمرؓ میں ایک خاص مقام حاصل ہے اس جنگ کے حالات بہت عجیب و غریب ہیں۔ حضرت عمرؓ بھی ان کے نتائج معلوم کرنے کے لیے بہت فکرمند رہتے تھے۔ ایک مرتبہ جب فتح کی خبر لے کر قاصد آیا تو حضرت عمرؓ اس کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ اور حالات قاصد کی زبانی سنتے جا رہے تھے۔ جب مدینہ کے قریب اسی حالت میں آ گئے۔ "ہر صحابہ کرامؓ نے امیر المومنین کہہ کر آپ کو پکارا۔ تب قاصد کو معلوم ہوا کہ یہ حضرت عمر امیر المومنین ہیں۔

مگر قادسیہ میں سب سے حیران کن واقعہ فتح مدائن کا ہے حضرت سعدؓ اس جہاد کے سپہ سالار تھے جب حضرت سعدؓ مدائن میں داخل ہوتے تو ہر طرف سناٹا تھا۔ نہایت حیرت ہوئی اور بے اختیار زبان سے یہ آیت نکلیں:۔

کم ترکوا من جنٰت وعیون وزروع ومقام کریم (الخ)

ایوان کسریٰ میں تخت شاہی کے بجائے منبر نصب ہوا۔ چنانچہ جمعہ کی نماز اسی میں ادا کی گئی اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق میں ادا کیا گیا۔

دو تین دن ٹھہر کر حضرت سعدؓ نے حکم دیا کہ دیوان شاہی کا خزانہ اور نادرات لا کر جمع کیے جائیں۔ کیانی سلسلہ سے لے کر نوشیروان کے عہد تک ہزاروں یادگار چیزیں تھیں۔ خاقان چین، راجہ داہر، قیصر روم، نعمان منذر، سیاوش، بہرام چوبین کی زرہیں اور تلواریں تھیں۔

کسریٰ ہرمز، اور کیقباد کے خنجر تھے، نوشیروان کا تاج زرنگار اور ملبوسات شاہی تھا۔ اور سینے پر یاقوت اور زمرد جڑے ہوئے تھے، چاندی کی ایک اونٹنی تھی جس پر سونے کی پالان تھی۔ اور مہار میں بیش قیمت یاقوت پروئے ہوئے تھے ناقہ سوار سر سے پاؤں تک جواہرات سے مرصع تھا۔ سب سے عجیب و غریب ایک فرش تھا جس کو ایرانی بہار کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ فرش اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا کہ جب بہار کا موسم نکل جاتا تھا تو اس پر بیٹھ کر شراب پیتے تھے۔ اس رعایت سے اس میں بہار کے تمام سامان مہیا کیے تھے۔ بیچ میں سبزہ

باقی صفحہ ۳۰ پر

تاجدار ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ

خدا کی تسبیح و تقدیس کے بعد

اے مسلمانو! تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے لوگوں کی راہنمائی کے لیے جس قدر امتیں پیدا ہوئی ہیں ان میں تم مسلمان سب سے بہتر ہو کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہو۔ اور برے کام سے روکتے ہو حق تعالیٰ نے اس فرمان میں تبلیغ کو تمہارا ملی امتیاز اور شرف خصوصی قرار دیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ مسلمان محض اس لئے سب سے بہتر سمجھے گئے ہیں کہ وہ حق کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور باطل کو مٹاتے ہیں۔ اور خیر کی دعوت دیتے ہیں اور شر سے روکتے ہو اور اے مسلمانو! تم اس بات کو جانتے ہو کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ اطاعت و عبادت سے خوش ہوتا ہے۔ اور کفر و ضلالت اور گناہ و معصیت سے ناراض ہوتا ہے۔ پس تم کو بھی اطاعت و عبادت سے خوش ہونا چاہیئے۔ اور گناہ و معصیت سے ناراض ہونا چاہیئے۔ یعنی اعمال و صالح اور اخلاق حسنہ اختیار کرنے چاہئیں اور افعال شنیعہ اور اخلاق رزیلہ ترک کرنے چاہئیں۔ اور پھر اپنے ابنائے جنس کو بھی نیک کاموں کی طرف توجہ دلانا اور برے کاموں کی طرف توجہ دلانا اور برے کاموں سے منع کرنا تمہارا اولین فرض ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تم خدا کی رضامندی کے آرزومند ہو۔ اور خدا سے محبت کرتے ہو۔ پس میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ محبت کی پہلی شرط یہ ہے کہ ہر حال میں محبوب کی رضامندی کو ملحوظ رکھو۔ اور اپنی تمام خواہشوں کو بھول کر صرف خدا کی مرضی کے پابند ہو جاؤ یعنی جو کام خدا کو پسند ہیں وہ اختیار کرو۔ اور جو کام ناپسند ہیں ان سے بیزار ہو جاؤ۔ اور اسی مسلک کی طرف دوسروں کو بھی توجہ دلاؤ۔

اور کیا تم واقف نہیں ہو کہ تمہارے رب نے یہ فرمایا ہے۔ کہ حق و صداقت کی اعانت کرو۔ اور کفر و معصیت کو مٹا دو۔ پس تم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں نیکی کو دیکھے۔ اپنا سر جھکا دے۔ اور جہاں کہیں برائی کو دیکھے۔ اس کو مٹا دے۔ ورنہ کم از کم اس سے متنفر ہو جائے۔ اور جہاں تک اس کے امکان میں ہے۔ اپنے ابنائے جنس کو بھی نیک کاموں کی طرف رغبت دلائے۔ اور برے کاموں سے روکے۔ کہ یہی اس کا مقصد حیات ہے۔ اور میں قسم کھاتا ہوں اس ذات کی۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ اسلام کی تبلیغ اور ایمان باللہ لازم و ملزوم ہیں۔ جو شخص اپنے خدا پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ کلمۂ حق کی تبلیغ نہ کرے اور کفر و ضلالت کو نہ روکے۔ جب دنیا میں کلمۂ حق کی بے عزتی ہوتی ہے۔ اور جب خدا کی وفاداری کے معاہدے ایک ایک کر کے عصیان و تمرد سے توڑ دیئے جاتے ہیں۔ تو خدا کے پوجنے والے بے چین اور بے قرار ہو جاتے ہیں۔ ان کا جو قدم اٹھتا ہے۔ وہ حق کی حمایت کے لئے۔ اور ان کی جو کوشش ہوتی ہے۔ وہ کلمۂ حق کی بلندی کے لئے۔ جب تک کفر و معصیت کا چہرہ زخمی نہیں ہوتا۔ وہ اطمینان سے نہیں بیٹھتے۔ جب خشکی اور تری میں، عصیان اور سرکشی کا فساد پھیل جاتا ہے۔ تو خدا سے محبت کرنے والوں کا سکون مٹ جاتا ہے۔ ان کی آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں۔ اور ان کا دل مضطرب ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور اس کی راحتوں کو ٹھکرا کر میدان میں آتے ہیں۔ اور سربکف ہو کر اعلانِ حق کرتے ہیں۔

اور اے مسلمانو! اس بات کو یاد رکھو کہ اگر تم نے فریضۂ تبلیغ کو بھلا دیا، تو پھر یقیناً تم بہترین امت ہونے کے مستحق نہیں رہو گے۔ اور حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے شرف سے محروم ہو جاؤ گے اس وقت خدا تم کو ظالموں کو حاکم بنا دے گا۔ وہ تم پر سختیاں کریں گے۔

دیدھوخیال کہ دعا لایستجاب لہم

اور اس وقت تم میں سے بہتر آدمی دعا کریں گے لیکن وہ دعا قبول نہ ہوگی۔ پس تم اس فرض سے غافل نہ ہونا کہ ایسا کرنا باعث ہلاکت ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ بعض آدمی دنیا کی آسائشوں کی تلاش میں ہیں۔ اور کلمۂ حق کی اشاعت سے غافل ہیں۔ ان کے حال پر افسوس ہے۔ اور یہ دنیا کی زندگی جو تعلق الٰہی سے خالی ہے۔ اس کے سوا اور کیا ہے کہ فانی خواہشوں کے بہلانے کا ایک کھیل ہے اور اصلی زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے۔ اور تمہارا پروردگار تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔ تم جو کچھ کر رہے ہو۔ اسے رتی رتی معلوم ہے اور جو کہ اس کے احکام پر ایمان لائے ہیں۔ اور اچھے کام کرتے ہیں۔ وہ اجر و ثواب کے مستحق ہیں۔ اور خدائے رحیم و کریم اپنے فضل بندہ نوازی سے ان کو ان کے حق سے بڑھ کر صلہ عطا فرمائے گا۔

اور اے مسلمانو: میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اگر کسی قوم کا کوئی آدمی گناہ کرے۔ اور وہ قوم اس کے روکنے کی قدرت رکھتی ہو۔ اور پھر نہ روکے تو اس قوم پر اس کے سبب سے عذاب الٰہی نازل ہوگا۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

ہماری کامیابی کا راز

اتباعِ سُنّتِ نبویؐ میں ہے!

حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ

کپڑوں اور لباس کی سنت کا بیان

رنگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔ ویسے سیاہ رنگ کا کپڑا بھی آپؐ نے پہنا ہے

عمامہ سیاہ صافہ باندھنا مسنون ہے۔ شملہ چھوڑنا بھی مسنون ہے شملہ کی مقدار ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ بھی ثابت ہے۔

پہننے سے متعلق سنت دائیں طرف سے پہننا مسنون ہے مثلاً جوتے دائیں پاؤں میں اور آستین دائیں ہاتھ میں پہنے۔

نئے کپڑے پہننے سے متعلق سنت نئے کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھنا سنت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا

تہبند کے متعلق سنت لنگی، تہبند پاجامہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا مسنون ہے ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا تہبند نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

ٹوپی کے متعلق سنت صافہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔ بغیر ٹوپی کے صافہ باندھنا خلاف سنت ہے (بشرطیکہ ٹوپی میسر ہو۔ بغیر ٹوپی کے صافہ میں اگر درمیان سے جگہ کھلی رہ جائے تو نماز مکروہ ہوگی ان معتبر مسائل کو یاد رکھ کر عمل کرنا چاہئیے دنیا و آخرت میں نفع کا باعث ہیں۔

لنگی کے متعلق سنت لنگی کو تہبند کے رالیقہ پر باندھنا مسنون ہے ایسا کرنے سے نہ صرف سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملے گا بلکہ کافروں کے اور تمہارے لباس میں فرق ہوگا۔

تکیے کے متعلق سنت ایسے تکیے کا استعمال جس میں کسی چھال بھری ہو مسنون ہے کھجور کی چھال ہو تو بہت زیادہ بہتر ہے

عورتوں کا لباس عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسا کپڑا پہنیں جس کی آستینیں پوری ہوں، آدھی آستین کا کرتہ یا قمیص پہنا سخت گناہ ہے۔ نہ ہی ایسا لباس پہننا چاہیئے کہ جس سے جسم جھلکتا ہو ایسی عورتیں قیامت میں برہنہ اٹھائی جائیں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں ایسا ہی آیا ہے ہر مسلمان کو اپنے گھر کی عورتوں کو یہ مسائل سنا دینے چاہئیں۔

انگوٹھی کے متعلق سنت مردوں کے لئے ساڑھے چار ماشہ وزن چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے سونے کی انگوٹھی مردوں کے لئے بالکل حرام ہے وہ ہرگز اسے استعمال نہ کریں بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ زیادہ وزن کی دو دو چار چار انگوٹھیاں پہنے رہتے ہیں ان کو یہ چھوڑ دینا چاہیئے دراصل زیور تو عورتوں کی زینت کے لئے ہے مرد کو صرف چاندی کی انگوٹھی کی اجازت ہے وہ بھی ساڑھے چار ماشہ وزن تک

بالوں سے متعلق سنت جو شخص بال رکھے اس کو چاہیئے کہ وہ ان کو کبھی دھو کر کنگھا کر لیا کرے روزانہ سر اور داڑھی میں کنگھا کرنے کی نسبت بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ دن بیچ میں چھوڑ بھی دے۔

خضاب سے متعلق سنت داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی اور وسمہ سے خضاب کرنے کی اجازت ہے۔ البتہ سیاہ خضاب کی ممانعت ہے کہ یہ مکروہ ہے (بجز چند خاص صورتوں اور ضرورتوں کے)

داڑھی سے متعلق سنت داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق حدیث شریف میں حکم وارد ہوا ہے داڑھی کو ایک مشتی سے (جو ٹھوڑی کے نیچے سے ہو) کم ہرگز نہ کرے، داڑھی منڈوانے اور کٹوانے کو حرام فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔

مہندی سے متعلق سنت ابوداؤد شریف کی ایک مستند حدیث کے مضمون سے ثابت ہے کہ عورتوں کو مہندی استعمال کرنا سنت ہے۔

سرمے کے متعلق سنت عورت مرد دونوں کو سرمہ لگانا مسنون ہے ترمذی شریف کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگانا چاہیے۔

بالوں سے متعلق سنت یا تو سارے سر کے بال رکھے یا پورا سر منڈوائے ایک حصہ کے بال رکھنا اور ایک حصہ کے بال منڈوانا حرام ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیئے

سندھی، اُردو لٹریچر مفت حاصل کریں۔
ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر اسلامی تعلیمات کا لٹریچر
سندھی، اردو میں مفت حاصل کریں
انجمن تعلیم الاسلام، کالونی نمبر ۳ نقرل پاور اسٹیشن گدو کشمور،
ضلع جیکب آباد سندھ۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

س: عرض یہ ہے کہ میری بچی کے شوہر بحری جہاز پر انجینئر تھے ۲-۰-۷، ۱۸ ماہ ہوئے جہاز پر حادثہ ہوگیا انتقال کر گئے۔ اس کی تین بیٹیاں ہیں ایک ۹ سال کی معذور ہے۔ دوسری ۷ سال تیسری ۴ سال کی ہے لڑکی سسرال میں رہتی ہے اپنی بچیوں کی خود کفیل ہے۔ جہاز کی کمپنی سے پیسہ مل رہا ہے میری لڑکی نے سسر کو مختار بنادیا ہے۔ انہوں نے ورثہ میں صرف ماں باپ بیوی دو بچیوں کا نام لکھا ہے۔ معذور بچی کا نام نہیں لکھا ہے۔ جب کہ ساس سوتیلی ہیں سسر سگے ہیں۔ ایک نند ہیں ایک دیور بھائی سگے ہیں برسر روزگار ہیں۔ ۵ بہن ایک بھائی سوتیلے ہیں۔ تین بہن ایک بھائی شادی شدہ ہیں۔ ایسی صورت میں کتنے حصے ہوں گے تفصیل سے لکھ دیں مہربانی ہوگی۔ سسر نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سنت کے مطابق ہے؟

ج: مرحوم کا کل ترکہ (۷۲) حصوں پر تقسیم ہوگا۔ ان میں ۹ حصے بیوہ کے۔ ۱۵ حصے باپ کے ۱۶-۱۶ تینوں لڑکیوں کے سوتیلی والدہ کو کچھ نہیں ملے گا۔ نقشہ یہ ہے۔

۲۴ / ۳

بیوہ	والدہ	لڑکی	لڑکی	لڑکی
۹	۱۵	۱۶	۱۶	۱۶

معذور لڑکی بھی وارث ہے اس کو محروم کرنا غلط اور گناہ ہے۔ سوتیلی ماں وارث نہیں۔ اس کو وارث بنانا بھی غلط اور گناہ ہے۔

س: کسی کے واسطے دعا کرتے ہیں اگر ہم اسکو تسلی کے واسطے بتادیں کہ ہم تمہارے واسطے دعا کرتی رہوں یا اپنے مرحوم عزیز کو بخشتی رہوں۔ یہ ریاکاری تو نہیں ہے یا دکھاوا تو نہیں ہے؟

ج: نہیں۔ (واللہ اعلم)

س: میرا تقریباً ۱۰ سال پہلے بواسیر کا آپریشن ہوا تھا۔ کچھ عرصہ کافی فائدہ رہا بعد ازاں زیادہ چلنے پھرنے سے میرے پیجامہ پر گندگی کے دھبے پڑ جاتے تھے۔ بہت علاج کروایا مگر فائدہ نہیں ہوا۔ میں پنج گانہ نمازی ہوں۔ اسی حالت میں پاک صاف ہو کر طہارت سے نماز ادا کرتا ہوں۔ یہ دھبے بہت زیادہ نہیں ہوتے بالکل معمولی ہوتے ہیں۔ اور اس وقت ہوتے ہیں جبکہ میں زیادہ سفر کروں یا کہیں باہر جاؤں۔ میں نے حج کے لئے درخواست دی تھی۔ اللہ کے فضل و کرم سے مجھے اس سال حج پر جانا ہے۔ اب جبکہ حج پر بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ آپ مجھے قرآن و سنت کی روشنی میں مشورہ دیں کہ میں اس حالت میں حج پر جاسکتا ہوں؟ یا نہیں۔

ج: آپ حج پر ضرور تشریف لے جائیں۔ اور بہتر ہوگا کہ چادر کے نیچے لنگوٹ باندھ لیا کریں۔ تاکہ چادر خراب نہ ہو۔ اور لنگوٹ کو وقتاً فوقتاً دھولیا کریں۔ طہارت کے بارے میں بے فکر رہیں۔

گوٹھوں میں جمعہ

س: شرعی احکامات برائے ادائیگی نماز جمعہ سے مطلع فرمادیں۔ حالات کے مطابق گوٹھ سات آٹھ گھروں پر مشتمل ہو۔ باجماعت نماز ادا کرنے والوں کی تعداد تقریباً پندرہ سولہ ہے۔ گرد و نواح کے تقریباً ایک میل چکر میں تقریباً ڈھائی تین سو افراد سکونت پذیر ہیں۔ کیا ہم جمعہ ادا کرسکتے ہیں؟

ج: جمعہ شہروں اور قصبوں میں ہوتا ہے، چھوٹے گاؤں اور گوٹھ میں نہیں ہوتا۔ اس لئے آپ جمعہ نہ پڑھا کریں ظہر کی نماز پڑھا کریں۔ جن گوٹھوں میں جمعہ پڑھا جاتا ہے ان کا بھی جمعہ نہیں ہوتا بلکہ ظہر کی نماز ان کے ذمہ رہ جاتی ہے۔

ناچ گانے سے منع کرنے پر وہابی کا فتویٰ

سائل محمد اقبال کراچی

س: ہم ضلع ایبٹ آباد کے رہنے والے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں ایک امیر ترین خاندان ہے جب بھی ان میں کسی کی شادی ہوتی ہے تو وہ طرح طرح کی ناجائز باتیں کرتے ہیں۔ مثلاً ڈھول بجانا، گانا گانے والیوں کو نچانا، اور ان کے گانے سننا اور ان کے ساتھ خود ناچنا وغیرہ۔ اگر ہم میں سے کوئی ان کو اس بات سے منع کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تم تو وہابی ہو۔ حالانکہ ہم وہابی نہیں بلکہ ہمارا تعلق علماء دیوبند سے ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں بتلائیں کہ اس مسئلہ کا صحیح حل کیا ہے؟

ج: ناچ گانا شرعاً حرام ہے اور اس سے روکنے والے کو وہابی سمجھنا حرام سے بھی کچھ بڑھ کر ہے۔

ہوم آفس برطانوی مسلمانوں کے لئے اسلامی ملکوں کی امداد کے بارے میں تحقیقات کرے

مسلمانوں کے حریف گروپ سعودی عرب لیبیا و عراق کی مالی امداد پر چلتے ہیں؟

دس لاکھ برطانوی مسلمانوں کی اکثریت برصغیر کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ ٹائمز کی رپورٹ

لندن (ختم نبوت رپورٹ) برطانوی حکومت نے اس بارے میں چھان بین کا منصوبہ بنایا ہے کہ برطانیہ میں مقیم دس لاکھ مسلمانوں پر لیبیا، سعودی عرب اور بعض دوسرے اسلامی ملکوں کی طرف سے بھاری مالی امداد کا کیا اثر پڑتا ہے۔ یہ بات ٹائمز نے اپنے نامہ نگاروں کی ایک ٹیم کے حوالے سے شائع ہونے والی خبر میں بتائی ہے۔ ٹائمز نے بتایا ہے کہ اگرچہ دفتر خارجہ کو مسلمانوں کے درمیان بین الاقوامی سطح پر طاقت کی کشمکش کا بخوبی علم ہے مگر ہوم آفس کو اس بارے میں بہت کم معلومات ہیں کہ برطانیہ میں مقیم مسلمان کس طرح منظم ہیں۔ اور کیسی زندگی گذارتے ہیں۔ چھان بین کی وجہ اس بارے میں حکومت کی تشویش ہے۔ کہ مسلم ممالک کی طرف سے کروڑوں پونڈ کی رقوم برطانیہ میں آرہی ہیں۔ اخبار نے بتایا ہے کہ لیبیا کی حکومت برطانیہ میں ایک گروپ کو چھ ملین پونڈ فراہم کررہی ہے۔ اور مغربی لندن میں اس کا ایک اسلامی کالج بھی ہے سال رواں میں سعودی عرب کے شاہ فہد نے دورہ برطانیہ کے مواقع پر یہاں حریف گروپوں کے اخراجات کے لیے ۱۲ ملین پونڈ دیئے ہیں۔ عراقی حکومت بھی برطانیہ میں بعض گروپوں کو رقم دیتی ہے۔ اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ خلیجی جنگ کے خاتمہ کے بعد مزید رقوم مہیا کرے گی۔

امور اسلامی کے ایک ماہر نے ٹائمز کو بتایا کہ سعودی عرب اور لیبیا کی طرف سے برطانوی مسلمانوں کو دی گئیں۔ مالی مدد کا ایک حصہ جائز اسلامی مقاصد کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن اس ماہر نے سوال اُٹھایا ہے کہ اس کی حد کیا ہے؟ کیا یہ خیر سگالی کے لیے ہے یا اس کے سیاسی مفادات بھی ہیں۔ ہوم آفس نے جس تحقیقات کا منصوبہ بنایا ہے اس کی حتمی منظوری کا انتظار ہے۔ اور اس کے تحت برطانوی مسلم کمیونٹی کے ہر پہلو کا جائزہ لیا جائے گا جو کسی بھی یورپی عیسائی ملک کی سب سے بڑی مسلم کمیونٹی ہے۔ تحقیقات کا ابتدائی کام سال رواں میں ہی شروع ہو جائے گا۔ اور زیادہ تر کام ۱۹۸۸ء میں ہوگا۔ ریسرچ کرنے والے بہت سے افراد برطانوی مسلمان ہوں گے۔ اس میں ہوم آفس کا ریسرچ ڈیپارٹمنٹ معاون ہوگا۔ اس تحقیقات کے نتائج حکومت برطانیہ کو ملک کے اندر اور باہر مسلمانوں کے بارے میں پالیسی بنانے میں مدد دیں گے مسلمان ملکوں کے اندر خلفشار کا اثر برطانیہ میں مقیم ان کے ملکوں کے مسلمانوں پر بھی ہوتا ہے۔ لندن اسکول آف اکنامکس میں مشرق وسطی کی تاریخ کے ایک پروفیسر نے اس تحقیقات کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہا ہے کہ برطانیہ کے مسلمانوں کے بارے میں تحقیقات بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کی بھاری اکثریت بھارت و پاکستان کے سنی باشندوں پر مشتمل ہے جو مزید فرقوں دیوبندی بریلوی وغیرہ میں منقسم ہیں لیکن یہ فرقے پاکستان یا بھارت سے نہیں منگوا سکتے۔ کیونکہ یہ دونوں ملک خود بیرون ملک رہنے والے اپنے باشندوں سے رقوم کے طالب رہتے ہیں۔ دیوبندیوں کو سعودی عرب کی موجودہ حکومت کی امداد و اعانت حاصل ہے جو انہیں برطانیہ میں مساجد بنانے کے لیے رقوم فراہم کرتی ہے۔ دوسری طرف بریلویوں کو فنڈز کے حصول کے لیے مشکلات در پیش ہوتی ہیں۔ وہ عراق و لیبیا سے رقوم حاصل کرتے ہیں بعض مکانوں کو مساجد میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ گمان ہیں نماز ادا کرنے والے اکثر لوگ اس بات سے واقف نہیں ہوتے کہ ان پر عراق یا لیبیا کی حکومت کا پیسہ خرچ ہوا ہے۔ اور مساجد کے ذریعے حکومت حاصل کرنے والوں کو اس امر کی پرواہ نہیں ہے کہ پیسہ کہاں سے آتا ہے۔ ٹائمز نے لکھا ہے کہ لیبیا کی طرف سے جن برطانوی مسلمانوں کی سرپرستی کی جاتی ہے ان کے لیڈر ڈاکٹر ذکی بداوی ہیں جو ۱۹۸۲ء تک ریجنٹس پارک مسجد کے سربراہ تھے۔ اور جنہیں مبینہ طور پر سعودی دباؤ کی بناء پر معزول کیا گیا تھا اخبار کے مطابق لیبیا کی مدد کی وجہ سے ڈاکٹر بداوی اور ان کے ساتھی پاکستانی تاجر منیر سیدین نے برطانیہ میں مساجد کونسل نامی کی جو سعودی عرب کے پیسے سے چلنے والی دو پہلے سے موجود کونسلوں کی حلیف ہیں۔ اخبار کے مطابق لیبیا نے ڈاکٹر بداوی کے اسلامک کالج ایلنگ کے لیے ۴ لاکھ پونڈ فراہم کیے اس کی مالیت اب ایک ملین پونڈ ہے۔ اسے سالانہ ڈیڑھ لاکھ پونڈ لیبیا کی طرف سے اخراجات کے طور پر ملتے ہیں۔ ڈاکٹر بداوی کے حوالے سے جو کئی مرتبہ کرنل قذافی سے مل چکے ہیں۔ اخبار نے بتایا کہ لیبیا کی طرف سے مزید چھ ملین پونڈ مہیا کیے جارہے ہیں تاکہ کالج پر اور برطانیہ میں کہیں اور مسجد کی تعمیر پر خرچ کیے جائیں۔ ڈاکٹر بداوی نے کہا کہ اس کی وجہ کرنل قذافی کا خدمت اسلام کا جذبہ ہے انہیں اس کے بدلے کچھ درکار نہیں انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس سعودی صرف اسی گروپ کی مدد کرتے ہیں۔ جو ان کے نظریے سے قریب تر ہوتا ہے۔ سعودی امداد سے یو ایم او اور ورلڈ مسلم لیگ چلتے ہیں اپریل میں شاہ فہد نے اس سلسلے میں مساجد کی تعمیر کیلئے ۱۲ ملین پونڈ کا چیک دیا تھا۔ سعودی عرب کی طرف سے ریجنٹس پارک مسجد کی مدد کی جاتی ہے برطانیہ کو زیادہ تشویش کرنل قذافی کی طرف سے بریلویوں کی مدد پر ہوتی ہے۔ کیونکہ برطانیہ کے لیبیا کے ساتھ تعلقات اچھے نہیں ہیں۔

(جنگ لندن ۱۸ اگست ۱۹۸۷ء)

کروڑ لعل عیسن کے علاقوں میں شیزان کا بائیکاٹ

(رپورٹ: محمد یوسف رانا)

کروڑ لعل عیسن: یہاں کروڑ شہر کی بعض متعدد بستیوں اور قریوں میں بھی قادیانی مشروب ساز فیکٹری شیزان کا مکمل بائیکاٹ ہو چکا ہے چونکہ علاقے میں کروڑ شہر سے بوتلیں سپلائی کی جاتی تھیں۔ جہاں پہلے ہی مکمل بائیکاٹ ہے اب پورے علاقے میں ہی شیزان بند ہے۔ تاہم موضع جھر کلاں، ٹبی خورد، ٹبی کلاں موضع راجن شاہ کے دکانداروں نے فیصلہ کے تحت مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے۔

لندن کے قریب قادیانیوں کا "ظلی حج" ناکام ہوگیا

دجال اکبر کے بروز اور مسیلمہ کذاب کے حقیقی جانشین مرزا العین قادیانی نے ہر سال ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو قادیان میں سالانہ جلسہ تجویز کیا تھا۔ قادیان میں پہلا جلسہ ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ مرزا قادیان نے قادیان کو اپنی امت کے لئے ایک مقدس جگہ قرار دی ہے اس لئے قادیان کو (نعوذ باللہ) "ارض حرم" سمجھا جاتا ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔

زمین قادیان اب محترم ہے۔
ہجوم خلق سے "ارض حرم" ہے
(درثمین اردو ص۵۲)

قادیانی ٹولہ بیت اللہ اور حج کا نام برائے وزن بیت لیتا ہے ان کا مقام حج تو قادیان ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

قادیانی ٹولے کے دوسرے سربراہ بشیر الدین محمود نے ۱۹۳۲ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں"

(اخبار الفضل قادیان ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء)

اسی طرح مرزا محمود نے اپنی مختلف تقاریر میں "سالانہ جلسہ" کو "ظلی حج" قرار دیا مرزائیوں کا یہ جلسہ ۱۹۱۳ء تک اسی طرح ہوتا رہا ۱۹۱۴ء میں یہ ٹولہ دو ٹکڑوں (قادیانی اور لاہوری) میں تقسیم ہوگیا تو لاہوری ٹولے نے "سالانہ جلسہ" ۲۷ تا ۲۹ دسمبر لاہور میں کرنا شروع کر دیا ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی۔ قادیانی ٹولے نے ربوہ (ضلع جھنگ) نیا مرکز بنایا وہاں مقررہ تاریخوں پر سالانہ جلسہ ہونے لگا گویا بیک وقت تین جگہ یہ "ظلی حج" ہو رہا تھا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے صدر پاکستان نے ایک نیا آرڈی ننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کو مسلمان کہلانا اذان دینا مسلمانوں کے شعار اسلامی کو استعمال کرنا جرم قرار دے دیا گیا اس سال سے ربوہ کا "ظلی حج" بند ہو چکا ہے اس کے ساتھ ہی مرزائیوں کا بزدل سربراہ مرزا طاہر دم دبا کر لندن بھاگ گیا۔

مرزا طاہر نے یہاں پہنچ کر لندن کے مضافات میں ۲۷ ایکڑ زمین خریدی اور اس منحوس مرکز کا نام "اسلام آباد" (کفر آباد) رکھا ۱۹۸۵ء میں مارچ میں جلسہ کیا ۱۹۸۶ء میں جولائی میں جلسہ کیا گیا پچھلے سال لندن یاترا کیلئے بڑی تشہیر کی گئی شمولیت کے لئے ساڑھے سات ہزار روپے کی رقم رکھی گئی جولائی کے اوائل ہی سے پاکستان کے قادیانی لندن پہنچنا شروع ہوگئے۔ مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کراچی ایئرپورٹ پر ۱۸ اور ۱۹ جولائی ۳۰ قادیانی دھر لئے گئے یہ گرفتاری اس وجہ سے عمل میں آئی کہ انہوں نے پاسپورٹ میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا تھا ان کے قبضے سے ڈائریکٹر فارن آفس ربوہ کا سرٹیفکیٹ بھی برآمد کر لیا گیا جس سے تصدیق ہوتی تھی کہ یہ اپنے کونشن میں شرکت کیلئے جا رہے ہیں اس سال قادیانیوں نے مسلمانوں کے حج کے دنوں نے اپنا سالانہ جلسہ (ظلی حج) رکھا سارا پروگرام خفیہ رکھا گیا تاکہ مسلمان حج بیت اللہ کا تقابل

باقی صفحہ ۲۹ پر

امام الاولیاء کا پیغام اہل خیر کے نام

بعد الحمد والصلوۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ کی طرف سے تمیع اہل خیر مسلمانان پاکستان کی خدمت میں پرزور اور مخلصانہ اپیل ہے کہ دریاخان ضلع بھکر میں مولانا شبیر احمد صاحب کی زیر نگرانی مسجد عثمانیہ کی تعمیر شروع ہے۔ جس کی بنیاد کا فقیر کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے لیے صدقہ جاریہ کا اندوختہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مسجد عثمانیہ کی تکمیل فرماتے اور امداد کرنے والوں کی امداد قبول فرما کر اپنی رضامندی و خوشنودی سے سرفراز فرماتے۔

والسلام
فقیر خان محمد خانقاہ سراجیہ

ترسیل کا پتہ :- شبیر احمد مہتمم مسجد و مدرسہ عربیہ جامعہ عثمانیہ نزد نہر کالونی دریا خان ضلع بھکر

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ـــــ بزرگان دین ـــــ

سیدنا حضرت امام فخر الدین رازیؒ (۶۰۶ھ) کا مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک قول نقل کیا اس پر لکھا کہ:

اس وقت امام رازیؒ کا یہ قول نہایت پیارا معلوم ہوتا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۱۱۹ حاشیہ) معلوم نہیں کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کو امام رازیؒ کا مندرجہ ذیل قول کیوں پیارا معلوم نہیں ہوتا آپ لکھتے ہیں وقد ثبت الدلیل انہ حی وورد الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالیٰ یتوفاہ بعد ذالک (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ تحت قولہ تعالیٰ انی متوفیک الایۃ) اسی کے ذیل میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں۔

ولما علم اللہ ان من الناس من یخطر ببالہ ان الذی رفعہ اللہ ھو روحہ لا جسدہ ذکر ھذا الکلام لیدل انہ علیہ السلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ وجسدہ۔ مطلب یہ کہ امام رازیؒ نزول عیسیٰ کے قائل ہیں قتل دجال کا ان کے ہاتھ ہونا تسلیم کرتے ہیں پھر انتقال ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں! اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم اور روح کے ساتھ رفع ہونے کا عقیدہ رکھتے اور اسی کے قائل ہیں۔

وما قتلوہ وما صلبوہ الایۃ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

المسئلۃ الثانیۃ رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء ثابت ھذہ الایات قولہ فی آل عمران انی متوفیک ورافعک الیّ (جلد ۳ ص۳۵۰)

الحاصل تفسیر کبیر میں اسطرح کے دوسرے ارشادات بھی موجود ہیں کیا قادیانیوں کو یہ اقوال پیارے اور حسین معلوم نہیں ہوتے؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

سیدنا حضرت شیخ محمد طاہر پٹنی (ر   ) کا مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں بہت ذکر ملتا ہے، اور اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے موصوف کی کتب میں طرح طرح کی تحریف کرتے ہیں مگر کہیں ان کی پوری عبارت پیش نہیں کرتے۔ تاہم مرزا صاحب شیخ موصوفؒ کو ایک عالم ربانی اور نیک بزرگ سمجھتے ہیں، ایک جگہ بددعا کے واقعہ کو تفصیلی طور پر پیش کر کے لکھتے ہیں۔

صاحب مجمع البحار کے زمانے میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور چونکہ وہ ناراستی پر تھے اس لیے خدا تعالیٰ نے شیخ محمد طاہر کی دعا منظور کر کے ان کو محمد طاہر کی زندگی میں ہی ہلاک کر دیا (حقیقۃ الوحی ص۳۵۳)

مرزا صاحب ان لوگوں کی قول کی تردید کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہلاکت بددعا سے نہ تھی بلکہ اتفاق تھی! مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ یہ بزرگ تھے اور انہی کی بددعا تھی جس سے یہ لوگ ہلاک ہوئے۔ اپنے مخالف کا قول یوں نقل کرتے ہیں کہ شاید ہمارے مخالف اب یہ کہہ دیں گے کہ وہ جھوٹا مسیح اور جھوٹا مہدی جو محمد طاہر کی بددعا سے مر گیا تھا وہ بھی ایک اتفاقی موت تھی محمد طاہر کی دعا کا اثر نہ تھا پس ایسی باتوں کا ہم کہاں تک جواب دے سکتے ہیں چاہیں تو وہ دہریہ بن جائیں (حقیقۃ الوحی ص۳۰۵)۔

ایک جگہ لکھتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ محمد طاہر کی بددعا سے جھوٹا مہدی اور جھوٹا مسیح ہلاک ہو گیا تھا (حقیقۃ الوحی ص۲۴۴)

خلاصہ کلام یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک بھی شیخ محمد طاہر اللہ والے اور بزرگ تھے اب آیئے ان کا عقیدہ دیکھتے ہیں کیا تھا؟ آپؒ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ایک ارشاد کی وضاحت کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں کہ وھذا ناظر الی نزول عیسیٰ وھذا ایضاً لا ینافی حدیث لا نبی بعدہ (مجمع البحار ص۸۵)

اس سے آپ کا عقیدہ واضح ہو گیا کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا صحیح ہے۔ اس طرح آپ حضرت امام مالکؒ کے ایک قول کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

ویجئی فی آخر الزمان لتواتر خبر النزول۔

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں تشریف لاویں گے جیسا کہ متواتر حدیثوں سے آپ کا نزول ثابت ہے! قادیانی لوگ جو شیخ موصوف کی عبارت سے لوگوں کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ مندرجہ بالا عقیدہ بھی ملاحظہ کریں۔ شیخ موصوف تو نزول عیسیٰ کی احادیث کو متواتر فرماتے ہیں اور آپ ہیں کہ ان پر اجرائے نبوت کے عقیدے کا الزام لگاتے چلے جاتے ہیں (کچھ تو شرمائیں)

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

سیدنا حضرت سیدنا جلال الدین رومی (ر) کے اشعار کی نسبت مرزا صاحب کا عقیدہ یہ تھا کہ:

بعض اولیاء کو مثنوی رومی کے اشعار بطور الہام منجانب اللہ دل میں ڈالے گئے (براہین پنجم ص۱۶۳) بلکہ مرزا صاحب نے یہ بھی کہلایا کہ میرے زمانے میں جو حالات پیش آئیں گے وہ بھی رومی صاحب کہہ گئے ہیں۔

تا وہ سب نشان ظاہر ہو جائیں جن کا وعدہ دیا گیا تھا رومی صاحب نے بھی اسی بارہ میں فرمایا ہے (حقیقۃ الوحی ص۲۵۸) ایک جگہ لکھتے ہیں۔

گویا رومی مولوی صاحب نے میرے لیے ہی یہ دو شعر بنائے تھے (حقیقۃ الوحی ص۵۹)

حضرت مولانا رومیؒ بھی اسی عقیدہ کے حامل

تھے جو امت مسلمہ کے تمام اکابر و عوام کا متفقہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ پر رسالت ختم ہو گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسم خاکی آسمان پر گیا۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

جسم خاک از عشق بر افلاک (مثنوی اول ص۲۳)

شارحین مثنوی نے اس کے ضمن میں یہی لکھا ہے کہ بآیت کریمہ در سورۃ النساء در شان عیسیٰ علیہ السلام بل رفعہ اللہ الیہ یعنی برداشت / او خدا بسوئے خود (بحوالہ حیات عیسیٰ علیہ السلام ص۱۰۳)

عقیدہ ختم نبوت کے باب میں آپ کا مشہور شعر ہے کہ

یا رسول اللہ رسالت را تمام
تو نمودی ہمچو شمس بے غمام

(مثنوی دفتر پنجم ص۹۵۰ ۳ ماخوذ عقیدۃ الامۃ ص۱۱۲)

اے اللہ کے رسول آپ نے رسالت کو اس طرح شرف تمام بخشا جیسے بادل کے بغیر سورج چمک رہا ہو۔

ہو سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی وجہ سے یہ اشعار کہہ گئے ہوں گے کیونکہ مرزا حیات مسیح کا منکر اور ختم نبوت کے عقیدہ پر ضرب کاری لگانے والا تھا۔ اس لیے مرزا صاحب کو چاہیے کہ اب یوں کہیں۔ گویا مولانا رومی صاحب نے میرے لیے ہی دو شعر بنائے تھے تاکہ میرا راز فاش کریں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

سیدنا شیخ محی الدین ابن عربیؒ کا نام نامی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی مختلف کتب میں بار بار ملے گا مرزا صاحب نے ان کے کشوف سے اپنے لیے بہت کچھ تلاش کیا مگر افسوس کہ نہ ملا۔ اس لیے کہ ان کا عقیدہ بھی بہت واضح اور صاف تھا۔ مرزا صاحب کا ان کے بارے میں کیا نظریہ تھا وہ پڑھیے۔

اور صاحب کتاب فتوحات و فصوص (ابن عربیؒ) بڑا ایک بڑا بھارا نامی فاضل اور علوم فلسفہ و تصوف میں بڑا ماہر ہے (سرمہ چشم آریہ ص۵۲)

مرزا صاحب نے ان کی ایک پیش گوئی کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیا۔

میرے بارے میں شیخ محی الدین ابن العربیؒ نے ایک پیش گوئی کی تھی جو میرے پر پوری ہو گئی (چشمہ معرفت ص۳۱۳) آگے لکھتے ہیں۔

یہ پیش گوئی شیخ محی الدین ابن العربی کا اپنا کشف ہو یا کوئی حدیث اس کو پہنچی ہو۔ بہر حال وہ پیش گوئی میرے پیدا ہونے کے ساتھ پوری ہو گئی (ص۳۱۳)

اس طرح ایک مقام پر جنت بی بی کے ساتھ نکلنا بیان کر کے لکھتا ہے۔

اس پیش گوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے (حقیقۃ الوحی ص۲۰۱)

اس طرح ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۱۹۱ پر بھی ان کا ایک قول نقل کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے ان کے کشوف سے بہت کچھ تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ملا کیا؟ کچھ بھی نہیں عقائد کشوف و الہام کی بنیاد پر نہیں بلکہ قرآن و حدیث اور وحی الٰہی کی بنیاد پر بنتے ہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بہ پیرایہ وحی و شریعت اترنا اب بند ہے ایسی عقیدہ تمام امت مسلمہ کا ہے۔ شیخ ابن عربیؒ کا عقیدہ درباب حیات عیسیٰ علیہ السلام کیا تھا اسے ملاحظہ فرمائیے حدیث معراج کے سلسلے میں فرماتے ہیں

فلما دخل اذا بعیسیٰ بجسدہ عینہ فانہ لم یمت الی الان بل رفعہ اللہ الی ہذہ السماء

(فتوحات مکیہ جلد ۳ ص۳۴۱ مصری)

ایک اور جگہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وینزل عیسیٰ بن مریم بالمنارۃ البیضاء شرقی دمشق (فتوحات جلد ۳ ص۳۲۶) اس طرح فتوحات مکیہ جلد ۱ جلد اول ص۱۸۵ ص۲۲۳ ص۱۳۵ ص۱۴۲ جلد ۲ ص۹ ص۳ ص۱۲۵ جلد ۳ ص۵۱۳ ص۵۱۴ پر بڑی صراحت کے ساتھ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ موجود ہے۔ (بحوالہ حیات عیسیٰؑ از مولانا محمد ادریس)

مرزا غلام احمد قادیانی شیخ موصوف کی ان صراحتوں سے بڑا حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ شیخ صاحبؒ نے تو بنی بنائی عمارت گرا دی ہے جو اتنی صراحت کے ساتھ نزول عیسیٰ کا عقیدہ بیان کر دیا۔ فوراً ٹیچی ٹیچی صاحب کا نزول ہوا اس نے مرزا صاحب کو غم کا مارا آشفتگی کی حالت میں پایا تو عرض کی حضرت کیا بات ہے؟ مرزا صاحب نے کہا بنا بنایا کھیل بگڑ چکا ہے اور تو پوچھتا ہے کیا بات ہے؟ اس شیخ موصوف کے کشوف سے میں نے بہت کچھ حاصل کر لیا تھا مگر ان عبارتوں نے محنت کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ اب کیا کروں؟ ٹیچی ٹیچی نے کہا ٹھہر جائیے میں مراقبہ کر کے بتلاتا ہوں چنانچہ وہ مراقب ہوا اور فارغ ہو کر مرزا صاحب کو جو سبق پڑھایا وہ سنئے! اس نے کہا: یہ کہہ دیجیے چنانچہ مرزا صاحب نے کہہ دیا کہ شیخ نے اگر پہلی کتاب میں عقیدہ نزول عیسیٰ بیان کیا ہے تو شیخ نے اس سے رجوع کر لیا ہے۔ اور صوفیوں کی تالیفات میں ایسا بہت ہوتا ہے چنانچہ براہین احمدیہ میں قبل از علم قطعی جو نفسی منکشف ہوا اپنے خیال سے یہی لکھا گیا کہ خود عیسیٰ دوبارہ آئے گا مگر خدا نے اپنی متواتر وحی سے اس عقیدہ کو فاسد قرار دیا اور مجھے کہا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ (تریاق القلوب ص۱۴۸ روحانی خزائن ص۱۵)

جاری ہے۔

کیا ہم سچے عاشقِ رسول ہیں؟

کیا عشق محمدی کا یہی تقاضا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی یہ سوال کرتے پھریں کہ آپ مرزائیوں کے پیچھے کیوں ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں کو مرزائیوں سے بائیکاٹ پر کیوں آمادہ کرتے ہیں۔ ان کے خلاف تحریکیں کیوں چلائی جاتی ہیں۔ جبکہ حکومت ان کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے کیا ان کو اس ملک میں غیر مسلم کی حیثیت سے رہنے کا حق نہیں ہے۔ کیا اس ملک میں یہودی، عیسائی، سکھ وغیرہ نہیں رہتے۔ کیا ان سے یا ان کی مصنوعات سے بائیکاٹ ہو رہا ہے۔ جبکہ مرزائیوں سے خصوصاً ان سے مکمل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اے مسلمانو! ذیل کی سطور کو پڑھ کر فیصلہ آپ خود کریں کہ ہم میں سے کوئی ایسا مسلمان ہے جو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے لیے ایسا نرم گوشہ رکھتا ہے۔ اور کوئی مسلمان ایسا سوال کرنے میں حق بجانب ہے؟

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں۔ اور یہ بات قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ (میرے بعد میری اُمت میں تیس دجال ہوں گے جن میں سے ہر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں) لیکن ان باتوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ یقیناً انہی دجالوں میں سے ہے جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی۔ مرزا قادیانی کے ماننے والے ختم نبوت کی تشریح غلط طریقوں سے کر کے گذشتہ ایک سال سے شر انگیزی پھیلا رہے ہیں اور اسی وجہ سے وفاقی شریعت عدالت ان کے مذہب پر کفر کی مہر ثبت کر چکی ہے۔ مگر یہاں پر ایک سوال جو عام طور پر پایا جاتا ہے۔ کہ مرزائیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ایک مثال عرض خدمت ہے کہ:۔ شراب شریعت میں ممنوع اور حرام ہے۔ شراب کا پینا، اس کا بنانا اور بیچنا تینوں حرام ہے اور اسی طرح شریعت میں خنزیر بھی حرام ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا، دینا، کھانا بھی حرام ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے یہ بھی مجرم ہے اور ایک دوسرا آدمی جو شراب فروخت کرتا ہے اور یہ ستم یہ کرتا ہے کہ اس شراب پر آب زم زم کا لیبل چپکاتا ہے۔ یعنی شراب کو بیچتا ہے اس کو آب زم زم کہہ کر دونوں مجرم ہیں اور ان دونوں مجرموں کے درمیان فرق آپ سمجھتے ہیں۔ ایک آدمی اب خنزیر فروخت کرتا ہے اور صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے وہ لے اور جس کو نہیں لینا وہ نہ لے۔ یہ بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہوا لیکن اس کے برعکس ایک شخص ہے جو بکرے اور خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے بکری کا گوشت کہہ کر، وہ بھی مجرم ہے اور مجرم یہ بھی لیکن ان دونوں کے جرائم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے حرام کے نام سے جس کے نام سے مسلمان بھاگتا ہے اور دوسرا اسی حرام کو فروخت کرتا ہے۔ حلال کے نام سے جس سے شخص دھوکہ کھا سکتا ہے بس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا گائے کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے۔ ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے درمیان اور مرزائیوں کے درمیان ہے۔ کفر ہر حال میں کفر ہے اور یہ اسلام کی ضد ہے لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر کو اسلام نہیں کہتے اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے۔ مگر مرزائی اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

کفر کی قسمیں

کفر کی تین اقسام ہیں

(۱) پہلی قسم کا کافر وہ ہے جو اعلانیہ کافر ہو اور ایک کافر وہ ہے جو اندر سے کافر ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ اور ایک کافر وہ ہے جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ پہلی قسم کا کافر مطلق ہے۔ اور اس میں یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ شامل ہیں، مشرکین مکہ بھی اس میں شامل تھے۔ دوسری قسم والے کو منافق کہتے ہیں جو زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ مگر دل کے اندر کفر کو چھپاتا ہے۔ منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے۔ ان منافقوں سے بڑھ کر ایک کافر وہ ہے جو ہیں تو کافر مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ یہ خالص کفر لیکن اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ بلکہ قرآن حکیم کی آیات، احادیث مبارکہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات سے اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں زندیق کہا جاتا ہے۔

مرزائی زندیق ہیں

اب مرزائی زندیق اس طرح زندیق ہوئے کہ وہ اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں اور شراب پر (نعوذ باللہ) زم زم کا لیبل چپکاتے ہیں۔ اب جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں اور یہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (ترجمہ) لوگوں میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو) پس اسی ارشاد کے برخلاف مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کا ذب کا دعویٰ کیا اور اپنی جھوٹی نبوت اور کفر کو تمام زندگی اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی۔

مرزا قادیانی کے خدائی دعوے

تحریک قادیانیت نے اسلام کے بنیادی عقیدہ ہی کو چیلنج نہیں کیا بلکہ بانی تحریک نے اور اس کے بعد اس کے پیروکاروں نے اپنی تحریروں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم، دوسرے انبیاء کرام، مقدس ہستیوں، بزرگان دین کی دل دکھانے والی توہین کی اور انتہائی بدزبانی کا مظاہرہ کیا اور سلسلہ آج تک جاری ہے ذیل میں مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کے دل آزارانہ تحریروں کے چند نمونے ملاحظہ کریں۔ (۱) میں

نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں (آئینہ کمالات صفحہ ۵۶۵)

۲۔ انت منی بمنزلۃ اولادی (اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے (صفحہ ۲۳ اربعین حاشیہ ۴)

۳۔ خدا کی طرف سے مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۳)

۴۔ میں خدا کی بیوی ہوں۔ میرا خدا سے ایک نہایت تعلق ہے جو ناقابل بیان ہے (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۴)

۵۔ میں خدا کا نطفہ ہوں۔ مجھ کو الہام ہوا کہ تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۹)

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

۱۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ (قادیانی عقیدہ) عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھایا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں خنزیر کی چربی پڑتی ہے (مکتوب مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

۲۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات تھے اور مرزا قادیانی کے تین لاکھ سے زیادہ ہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۹)

۳۔ قادیانی عقیدہ ہے کہ خاتم الانبیاء مرزا قادیانی ہے (اخبار الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۱۵ء)

مقدس ہستیوں کی توہین

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین: ۔ آپ کا (علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا ظہور ہوا (انجام آتھم صفحہ)

۲۔ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی توہین: ۔ ابو بکر و عمر کیا تھے وہ مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔ (سیرت مہدی صفحہ ۳۲-۵۷)

۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی توہین: ۔ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اور اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو (ملفوظات احمدیہ حصہ اول صفحہ ۳۱)

۵۔ حضرت فاطمہؓ کی توہین: ۔ حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ)

۶۔ حضرت حسینؓ کی توہین: ۔ کربلائیست سیر ہر آنم، صد حسین است در گریبانم (ترجمہ) میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو حسین میرے گریبان میں ہے (نزول مسیح صفحہ ۹۹)

۷۔ اے شیعہ قوم ۔ اس بات پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے (دافع البلاء صفحہ ۱۳)

۸۔ مسلمانوں کی توہین: میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳)

۹۔ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائیگا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے (انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

۱۰۔ تمام اہل اسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ مصنفہ مرزا محمود)

الغرض تو مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کی ہر کتاب غلاظت کا ڈھیر ہے آپ فیصلہ کریں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اور دیگر ہستیوں کی شان میں ایسے توہین آمیز الفاظ کہنے والا اور ان خیالات کا اظہار کرنے والا مسلمان کہلا سکتا ہے اور کیا امت مسلمہ ایسے لوگوں کو گوارا ہو سکتی ہے۔

اے مسلمانو! مرزائیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا نام ہے۔ مرزائیت شافع محشر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی ہے۔ اے مسلمان قوم! اس انگریزی نبی نے اپنے آقاؤں کے اشاروں پر نبوت کا پرچم بلند کیا اور دعویٰ کیا کہ میں اللہ کا نبی اور محمد رسول اللہ ہوں۔ اپنے ماننے والوں کو صحابہ کا درجہ دیا۔ گھر والوں کو اہل بیت کے نام سے پکارا۔ اپنی بیویوں کو ام المومنین کہا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنے (۹۹) نام رکھے۔ قادیان آنے کو ظلی حج قرار دیا۔ جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ بنوایا۔ قرآن پاک میں تبدیلیاں کیں۔ اب یہ غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے والا ان حالات میں آنکھیں بند کر کے بیٹھا رہے۔ اور وہ کونسا مسلمان ہے جو حضورؐ کی توہین تو سنے مگر لبوں پر مہر سکوت لگا کر بیٹھا رہے۔ ہم تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت کا تحفظ کریں ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمیں مالک نے ایک دن اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے۔ جہاں پر کوئی ہمارا مددگار نہ ہوگا ہم سے ہمارے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام بھی موجود ہوں گے۔ ہمارے اعمال کی سیاہیاں ہمارا منہ چڑا رہی ہوں گی اگر ہمارا عقیدہ یہی ہے۔ کہ بتایئے ہم نے اور آپ نے اس کے لیے کوئی تیاری کی ہوئی ہے۔ کیا ہماری نمازیں، روزے گے، زکوٰۃ وغیرہ اس قابل ہیں کہ ہم اللہ کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ شفاعت اس کی ہوگی جس نے اللہ اور اس کے رسول کی عزت کا تحفظ کیا ہوگا روز قیامت ہم سے یہ سوال ہوگا۔ کہ بتایئے آپ نے ختم نبوت کے لیے کیا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اہل بیت کی شان میں مرزائیوں نے جو گستاخیاں کی ہیں یا کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں بحیثیت امتی آپ نے کیا کیا۔ کیا خرچ کیا۔ کیا آپ نے اس سوال کی تیاری کی ہے

اے اہل اسلام سنو! مرزائیوں کا تکرار رہا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے ان کا دراصل مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ختم کر کے قادیانی کی نبوت کو چلانا ہے اور کوئی بھی مسلمان اس جسارت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ دنیا میں جو شخص جس کے ساتھ محبت کرتا ہوگا قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہو

باقی صفحہ ۲۹ پر

بزم ختم نبوت

وزیر اعظم کے نام ایک خط

محمد ندیم طاہر، رحیم یار خان

جناب وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو صاحب!

آج پورے ملک میں عید روائتی جوش وخروش کے ساتھ منائی گئی۔ عید بلاشبہ مسلمانوں کا ایک مذہبی اور مقدس تہوار ہے۔ اور اسے نہایت سادگی اور خوشی کے ساتھ منانا چاہیے۔ لیکن کیا ایسے وقت میں، جبکہ ہمارے پڑوس میں ہزاروں مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہو، کئی ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹی جا رہی ہوں۔ اس طرح خوشی منائی جا سکتی! ہرگز نہیں ہرگز نہیں مسلمان تو ایک جسم کے مانند ہیں اگر جسم کے کسی ایک حصے میں تکلیف ہو تو سارے جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن افسوس آج ہمارے جسم کو جگہ جگہ سے چیرا جا رہا ہے۔ اور ہمیں تکلیف تک محسوس نہیں ہوتی۔ آج مسلمان دنیا کے ہر خطے میں پٹ رہا ہے۔ کوئی کچھ نہیں بولتا۔ بولے بھی کیسے آج ہمارے منہ پر دشمن کے خوف سے تالے پڑے ہوئے ہیں۔ جناب وزیر اعظم صاحب کیا بھارتی مسلمان ہمارے بھائی نہیں ہیں آج بھارتی مسلمان پاکستان بنانے کی سزا ابھی تک بھگت رہے ہیں۔ وزیر اعظم صاحب ہاں ہیں وہ پاکستان ہے جس میں دس کروڑ مسلمان رہتے ہیں اور جس کے آپ منتخب وزیر اعظم ہیں۔ آج بھارت میں مسلمانوں کی عزتیں اور جان و مال محفوظ نہیں۔ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ ہم ہی تو ہیں۔

جناب وزیر اعظم صاحب صرف ایک مسلم بیٹی کی آواز پر محمد بن قاسم راجہ داہر پر چڑھ دوڑا تھا۔ اور اسے جہنم واصل کر کے چھوڑا تھا۔ آج ہمیں کروڑوں مسلمان مائیں بہنیں بھائی پکار رہی ہیں۔ اور ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ آج ہندو فوج سر عام آئے دن مسجدوں کا تقدس پامال کر رہی ہے۔ مسلمان ماؤں بہنوں کی عصمتیں لٹی جا رہی ہیں۔ اور ہماری بے حسی کا تو یہ عالم ہے ہماری گناہگار آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور ہم خاموش ہیں۔ یاد رکھنا وزیر اعظم صاحب ہماری یہ خاموشی کہیں ہمیں ہی نہ لے ڈوبے۔

جناب وزیر اعظم صاحب ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے اے کعبۃ اللہ تو کیسا پاکیزہ ہے۔ تیری خوشبو کیسی لطیف ہے۔ اور تو کتنا عالی قدر ہے۔ اور تیری حرمت کیسی عظیم ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ مومن کے مال و جان کی حرمت تیری حرمت سے عظیم ہے۔

(ابن ماجہ)

جناب وزیر اعظم صاحب غور کیا آپ نے کہ ایک مسلمان کی جان کس قدر قیمتی ہے۔ اس کا خون کس قدر محترم ہے۔ ایک مسلمان کے خون کی عظمت خانہ کعبہ کے مقابلہ میں عظیم ہے۔ آج مسلمانوں کی اس عظیم چیز (خون) کو بھارت میں بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔ جناب وزیر اعظم صاحب خدا کے لئے کچھ کیجئے ورنہ آپ خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے۔

آج انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں کو اسلامی سزاؤں اور اسلام کے نظام عدل و تعزیرات کے خلاف زہر اگلنا خوب آتا ہے۔ مگر بھارتی مسلمانوں کے بارے میں ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا۔ جناب وزیر اعظم صاحب احتجاج ہم چالیس سال سے کر رہے ہیں۔ دس کروڑ پاکستانی آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ بھارت کو الٹی میٹم دیں۔

میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے صرف یہی کہوں گا۔ جناب صدر پاکستان محمد بن قاسم اتنی دور سے راجہ داہر کی بیوی کو جھک کر سلام کرنے نہیں آیا تھا۔ ٹیپو سلطان نے اپنے دفاع کے لئے اپنے کمزور دشمن سے اواکس طیارے نہیں مانگے تھے۔ یہ بات یاد رکھیں صدر صاحب مسلمان حکمران جھکتا نہیں جھکایا کرتا ہے۔

دفتر ختم نبوت لندن قادیانیوں کیلئے پیغام موت ہے

ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان ---- الظہبی

گزشتہ شمارہ میں ختم نبوت سنٹر لندن کا تصویری تعارف دیکھ کر بے حد مسرت نصیب ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا کہ اس نے ہمارے اسلاف اور قائدین ختم نبوۃ کی دیرینہ خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ اور ہمارے قائدین کا ہمارے اوپر یہ احسان عظیم ہے اور انگلینڈ جہاں کا غلام قادیانی ایک خود ساختہ پودا تھا کی ذریت کے تعاقب کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکز عطا کیا انشاء اللہ یہ مرکز قادیانی گماشتوں کی موت کا پیغام ثابت ہوگا۔ اور اب قادیانیوں کو انگلینڈ میں بھی سر چھپانے کی جگہ میسر نہیں آئے گی۔ اور آج وہاں قرآن

کی اور آذان کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ جہاں کبھی بائیبل دھری پڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے قائد خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف حضرت علامہ عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب، مولانا منظور احمد صاحب الحسینی اور تمام قائدین اور کارکن اراکین کو جزائے خیر دے، آمین۔

بہت اچھا رسالہ ہے۔

مرزا امجد جاوید، سعد اللہ پور ضلع گجرات

جناب میں ختم نبوت رسالے کا بہت شیدائی ہوں اور ہفتہ کا بہت بے چینی سے انتظار رہتا ہے کیونکہ اس رسالے میں اچھی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہمارے لوگ جب رسالے کو پڑھتے ہیں تو مرزائیوں کا بڑی دلیری کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں اور ان کا منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔ آخر میں بس ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے، آمین۔

لیکن میرے تمام ساتھی افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ مولانا غلام رسول فیروزی کا مضمون کیوں ختم کیا گیا ہے کیونکہ ان کا مضمون قادیانیوں کے متعلق بہت اچھا تھا اس لیے آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ مولانا غلام رسول فیروزی صاحب کا مضمون (فرضی خاتم پیغمبران شاتم) دوبارہ جاری کیا جائے مہربانی ہوگی۔ شکریہ۔

نوٹ: وہ مضمون مکمل ہو گیا تھا۔

عظیم قلمی جہاد،

حافظ محمد حسین، بکرا پیڑی کراچی

ہفت روزہ مجلہ ختم نبوت زیر مطالعہ آیا۔ سرورق کا انداز خاصا دلکش وجاذب نظر ہے۔ آپ حضرات نے جس لگن کاوش محنت و اخلاص سے اس کا اجراء کیا ہے وہ قابل رشک ہے۔

عظیم خوشی اس بات کی ہے کہ جید علمائے کرام کے زیر سرپرستی کراچی (عروس البلاد) جیسے شہر سے اس کا اجراء ہے جہاں دنیاوی زندگی اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے وہاں ختم نبوت کی شمع کو فروزاں کرنا بہترین خدمت و عظیم قلمی جہاد ہے۔ بندہ ناچیز آپ کے جہاد میں برابر کا شریک ہے۔ اور بارگاہ ایزدی میں دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی محنت شاقہ کو نجات اخروی کا ذریعہ بنائے اور ہم سب کو اس کی ترقی و دوام و بقا میں ہمیشہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

ملکی اور عالمی سطح پر یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے

فیض الرحمٰن لورنکیل۔ مانسہرہ

چند ہی ہفتوں سے ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ ان شاء اللہ کوشش ہو رہی ہے کہ اس مبارک رسالہ کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ رسالہ جہاں علمی مواد سے آراستہ ہے وہاں منکرین ختم نبوت کے تعاقب میں بھی پیش پیش ہے جس سے تمام دنیا کی مرزائیت کے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ اور دشمنان ختم نبوت کی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ میری طرف سے اور علاقہ لورنکیل وجاگیر کے عوام کی طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔

آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں

حافظ محمد اسماعیل کولاچی.... سکھر

ہفت روزہ باقاعدگی سے مل رہا ہے جس کا میں شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں کیونکہ آپ نے مجھ پر عظیم احسان کیا ہے ختم نبوت رسالہ پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اس رسالے نے خاص طور پر قادیانیوں کو بے نقاب کر دیا ہے اور کرتا رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک عزوجل اس رسالہ کو تمام کارکنوں اور علماء حق کو ہمیشہ سلامت رکھے رسالہ بے مثال ہے اس کی تعریف نہ بیان کر سکتا ہوں اور نہ ہی لکھ سکتا ہوں۔

مسلمان دینی رسائل کا مطالعہ کریں

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے بلکہ ختم نبوت رسالہ میں خود تقسیم کرتا ہوں۔ ختم نبوت رسالہ ایک خوبصورت پرچہ ہے جو کہ مسلمانوں کی علمی پیاس بجھا رہا ہے۔ رسالہ کا تمام مواد بڑی سوچ بچار کاوش کا نتیجہ ہے رسالہ کو پڑھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔

ختم نبوت مسلمانوں کو مرزائیوں کے ناپاک عزائم سے آگاہ کرتا ہے۔ تاکہ غلامان مصطفیٰ ناموس رسالت کی حفاظت کرتے ہوئے انگریز کے خود کاشتہ پودے کے کفر اور ناپاک عزائم سے بچیں۔ ان شاء اللہ ختم نبوت کے شیدائی جہاں بھی ہوں مرزائیت کا مردانہ وار مقابلہ کریں گے۔ اور انہیں نیست و نابود کر کے اپنے پیارے رسولؐ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ مسلمان بھائیوں سے میری التجا ہے کہ وہ فضول اور گھٹیا ناولوں کے چکر میں نہ پڑیں بلکہ دینی رسائل کا مطالعہ کریں تاکہ وہ مرزائیت سے آگاہ ہو جائیں اور ہر جگہ مرزائیوں کو ذلیل و خوار کریں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کو پوری دنیا میں آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن فرمائے۔ آمین۔

(محمد طیب طاہر، رحیم یار خان)

اور بچی نے شیزان نالی میں پھینک دی

رانا بشیر شہزاد نواں جنڈاں والا بھکر

چند روز ہوئے ایک کام کے لئے بھکر شہر میں جانا ہوا میرے ایک دوست نے میرے لیے اور میری چار سالہ بچی کے لئے شیزان بوتل منگوائی، جس کو دیکھ کر میں نے انکار کیا میرے دوست نے بار بار کہا کہ شیزان کمپنی اب مسلمانوں نے خرید لی ہے۔ مگر میں نے بوتل کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اور کہا کہ جب تک مجلس تحفظ ختم نبوت والے اس کا بائیکاٹ جاری رکھیں گے ہم ان کے ساتھ چلیں گے یہ بات سن کر میری چار سالہ بچی نے شیزان بوتل نالی میں پھینک دی، اور کہا ابو جان آپ اس کو نہیں پیتے تو میں بھی نہیں پیوں گی۔ پھر میں نے اپنے بھکر میں مقیم دوستوں کو شیزان بائیکاٹ میں شامل کیا۔ تین دکانداروں سے شیزان بوتلیں واپس کرائیں۔

رسالہ ضرب کاری ہے،

(محمد منیر صدیقی پشاور کینٹ)

ختم نبوت کا پرچہ پڑھ کر بے ساختہ کہنا پڑتا ہے کہ کارکنان ختم نبوت پر اللہ تعالیٰ کریم کا احسان ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ان کو منتخب کر لیا گیا ہے۔ رب کریم ان کی جدوجہد میں برکت دے کر زور قلم کرے اور زیادہ،

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

دجال کی حقیقت!

محمد عبدالمجید ... روڈ

دجال اور مسلم اور یاجوج وماجوج اور زمین کے دھنسنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا۔ ہم حجۃ الوداع کی باتیں کر رہے تھے اور ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ حضور سے رخصتی ہے تو جب حجۃ الوداع ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو مسیح دجال کا تذکرہ کیا۔ اور اس تذکرہ کو بہت طویل بیان کیا۔ اس کے بعد فرمایا۔ خدا نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا ہے جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے ڈرایا۔ ان کے بعد تمام نبیوں نے بھی ڈرایا۔ خبردار تم پر اس کی حالت پوشیدہ نہ رہنی چاہیے۔ اور تم پر ہرگز یہ پوشیدہ نہ رہے کہ تمہارا رب تبارک تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ سفینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کو حضورؐ نے خطبہ دیا۔ اور فرمایا۔ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں ہوا۔ جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ وہ اپنی بائیں آنکھ کا کانا ہے۔ اور اس کی داہنی آنکھ میں بہت موٹا ناخونہ ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں لکھا ہوا ہے۔ (کافر) وہ اس حالت میں نکلے گا۔ کہ اس کے پاس دو جنگل ہوں گے۔ ایک ان میں سے جنت ہوگا۔ اور دوسرا جہنم، سو اس کی جنت تو جہنم ہے اور اس کی جہنم جنت ہوگی۔ اس کے ساتھ اللہ کے (دو) فرشتوں میں سے دو فرشتے ہوں گے۔ جو اللہ کے نبیوں میں سے دو نبیوں کے مشابہ ہوں گے۔ ایک ان دو فرشتوں میں سے اس کی دائیں جانب ہوگا۔ اور دوسرا بائیں جانب ہوگا۔ اور یہ دجال لوگوں کے لئے بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ دجال کہے گا۔ کیا میں تم لوگوں کا رب نہیں ہوں۔ میں زندہ بھی کرتا ہوں۔ اور مارتا ہوں۔ ان دو فرشتوں میں سے ایک کہے گا۔ تو نے جھوٹ کہا۔ دجال کے اس قول کو لوگوں میں سے کوئی نہیں سن سکے گا۔ مگر اس فرشتے کا دوسرا ساتھی سن لے گا۔ یہ فرشتہ درحقیقت اس پہلے فرشتے کے لئے کہے گا تو نے سچ کہا۔ اور اس دوسرے فرشتے کی آواز لوگ سن لیں گے۔ اور یہ گمان کریں گے کہ اس نے دجال کی تصدیق کی ہے۔ اور یہ بہت بڑا فتنہ ہے پھر دجال چلے گا۔ اور مدینے تک آئے گا۔ اور اس دجال کے لئے مدینہ میں داخلہ کی اجازت نہ دی جائے گی۔ تو کہے گا یہ اس آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بستی ہے۔ اس کے بعد وہ ملک شام تک آئے گا۔ تو اللہ عزوجل اس کو (عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں) افیق گھاٹی کے قریب ہلاک کر دے گا۔

شہدائے خندق

عبدالواجد مارٹی خان خیل مانسہرہ

① **سعدؓ بن معاذ:** انصاری قبیلہ اوس کی اشہلی شاخ سے متعلق تھے۔ غزوہ خندق میں بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

② **انسؓ بن اوس:** حضرت انس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث انصاری اوسی غزوہ احد میں شرکت کی غزوہ خندق میں خالد بن ولید کے تیر سے جام شہادت نوش فرمایا۔

③ **عبداللہؓ بن سہل:** حضرت عبداللہ بن سہل بن رافع انصاری اوسی اشہلی بنی زعورا سے متعلق تھے بعض نے کہا کہ آپ نسائی تھے۔ اور بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے لیکن آپ کے اوسی اشہلی ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے غزوۂ خندق میں جام شہادت نوش کیا۔

④ **طفیلؓ بن نعمان:** حضرت طفیلؓ بن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب انصاری قبیلہ خزرج کے عقبی شاخ سے متعلق تھے۔ جنگ بدر میں حاضر تھے غزوۂ خندق میں جام شہادت حاصل کی۔

حضرت انسؓ بن مالک کا دسترخوان

بشریٰ اسحاق

ایک دفعہ حضرت انسؓ بن مالک کے گھر کچھ مہمان آئے جب وہ کھانا کھا چکے تو حضرت انسؓ نے دیکھا کہ دسترخوان بہت میلا ہو گیا تھا۔ انہوں نے خادمہ کو حکم دیا کہ اس دسترخوان کو فوراً تنور میں ڈال دو۔ خادمہ نے حکم کی تعمیل کی۔

مہمانوں کا خیال تھا کہ دسترخوان جلنے سے دھواں اور شعلے تنور سے نکلیں گے لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آگ نے دسترخوان کو چھوا تک نہیں تھا اور خادمہ نے اسے صحیح سلامت تنور سے نکال لیا۔ اس وقت وہ نہایت سفید اور صاف ہو گیا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے دھو کر اس کی میل بالکل نکال دی ہے۔

ایک مہمان نے حضرت انسؓ سے پوچھا۔

اے صاحبِ رسول! یہ کیا ماجرا ہے کہ یہ دسترخوان آگ سے محفوظ رہا ہے۔ اور پھر صاف بھی ہو گیا ہے۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ اس دسترخوان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے دست مبارک صاف کر چکے ہیں۔ مہمانوں نے اب خادمہ سے پوچھا کہ جب تجھے علم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک اس دسترخوان سے مس ہو چکے ہیں تو تُو نے اس قیمتی دسترخوان کو آگ میں کیوں پھینکا! اس نے کہا، مجھ کو کامل یقین تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس دسترخوان کا کچھ بھی نہ بگڑے گا۔ یہ تو محض کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔ اگر خود مجھ کو حکم ملتا کہ آگ میں کود پڑو تو میں بلا تامل کود پڑتی۔

بادشاہ کا انصاف

تنویر احمد چکیاہ: مانسہرہ

کسی ملک پر ایک مسلمان بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ یہ بادشاہ بڑا رحم دل تھا۔ اُس کے انصاف کا دُور دُور تک چرچا تھا۔ بادشاہ نے ایک نیا محل بنانا چاہا محل کے لیے وزیروں سے رائے لی۔ محل کی بنیادیں کھودی جانے لگی۔ تینوں طرف کی بنیادیں کھودی گئیں ایک طرف کی ابھی باقی تھی۔ وہ کھودی جانے لگی تو بڑھیا روتی ہوئی وہاں آگئی بنیاد کھودنے والوں نے بڑھیا سے پوچھا کیا بات ہے وہ بولی یہ زمین میری ہے تم لوگ میری زمین پر بادشاہ کا محل بنانا چاہتے ہو۔

بنیادوں کی کھدائی روک دی گئی بڑھیا کی بات بادشاہ تک پہنچ گئی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ بڑھیا کی زمین نہ لی جائے اگر لی جائے تو اُس کی قیمت ادا کی جائے لیکن بڑھیا نہ مانی۔ اُس نے کہا یہ زمین میرے باپ دادا کی ہے میں اسے نہیں بیچوں گی۔

بڑھیا کا یہ جواب سُن کر بادشاہ خوش ہُوا اور حکم دیا کہ بڑھیا کی زمین نہ لی جائے اور اُس کی جگہ چھوڑ کر عمارت بنائی جائے۔ بادشاہ کا محل تیار ہو گیا۔ محل بہت خوبصورت تھا۔ مگر محل کا ایک کونہ بدصورت تھا۔ بدصورت کونہ وہ تھا جو بڑھیا کی زمین چھوڑ کر بنایا گیا تھا۔ محل کا کونہ تو بدصورت ہو گیا۔ مگر بادشاہ نے انصاف کو بچھڑ نہ لگنے دیا۔

چار چیزیں

اللہ بخش جماعت چہارم کچہ کھوہ

ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: "اے پروردگار! کیا یہ اچھا نہ ہوتا کہ دنیا میں چار چیزیں ہوتیں اور چار چیزیں نہ ہوتیں۔"

- زندگی ہوتی ، موت نہ ہوتی
- جنت ہوتی ، دوزخ نہ ہوتی
- امیری ہوتی ، تنگدستی نہ ہوتی
- صحت ہوتی ، بیماری نہ ہوتی

غیب سے آواز آئی:

"اے موسیٰ! اگر زندگی ہوتی، موت نہ ہوتی تو میرا دیدار کیسے ہوتا۔ اگر جنت ہوتی، دوزخ نہ ہوتی تو میرے عذاب سے کون ڈرتا۔ اگر امیری ہوتی، تنگدستی نہ ہوتی تو میرا شکر گزار کون ہوتا۔ اگر تن درستی ہوتی، بیماری نہ ہوتی تو مجھے کون یاد کرتا۔

پسند اپنی اپنی

ریاض رضا۔ ٹانک شہر

۱۔ زندگی میں پیش آتے ہیں ہزاروں امتحان
حوصلے سے کام لینا سیکھ لے ہر نوجوان

۲۔ نیک باتوں پر عمل کرنا تمہارا کام ہے
یہ نہ دیکھ کہنے والا کون ہے کیا نام ہے

۳۔ کام لو ہمت سے جب تک جان و دل کا ساتھ ہے
کامیابی اور ناکامی خدا کے ہاتھ ہے

مرزا قادیانی دوزخ میں ہے

بی بی سعدیہ ملک — مانسہرہ

خدا کے بغیر کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ رسول کریمؐ آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ کافر ہے وہ مر کر دوزخ میں جائے گا جس طرح مرزا قادیانی دوزخ میں چلا گیا۔

اقوال زریں

شاھدہ پروین ہجتیجی احمد پور شرقیہ

- — اس دنیا میں عقل مند بھی ہیں اور نادان بھی۔
- — اچھی صورت کے مقابلے میں اچھی سیرت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔
- — جس نے دوستی کا شیریں پھل نہیں چکھا وہ ایک بڑی نعمت سے محروم رہا۔
- — کسی سوال کا علم نہ ہونے پر لاعلمی کا اظہار کر دینا نصف علم ہے۔
- — علم کو روٹی کا ذریعہ نہ بناؤ، علم آپ اپنا صلہ ہے۔
- — زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔

زندگی کے بہترین اصول

حبیب مغل --- خانپوری

جھکو ____ وقار کے ساتھ
بچانچو ____ فراخ دلی کے ساتھ
مقابلہ کرو ____ احتیاط کے ساتھ
عبادت کرو ____ محبت کے ساتھ
سُنو ____ توجہ کے ساتھ
ادا کرو ____ عجلت کے ساتھ
دیکھو ____ دلچسپی کے ساتھ
انتظار کرو ____ صبر کے ساتھ
منصوبہ بناؤ ____ فراست کے ساتھ

اقوال زریں

مشتاق احمد زاہد عفا اللہ عنہ

(۱) جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔ (شیخ عبدالقادر جیلانی)

(۲) اے ابن آدم! خدا سے اتنا شرما جتنا تو اپنے شریف ہمسائے سے شرماتا ہے۔

(۳) انسان ضعیف ہے وہ کیونکر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے۔ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

(۴) بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اس کا گناہ زندہ رہے۔ (حضرت صدیق اکبرؓ)

(۵) جب حلال و حرام جمع ہوں تو حرام غالب آتا ہے اگرچہ تھوڑا سا ہی ہے۔

(۶) ذلت دنیا مال سے ہے اور عزت آخرت اعمال سے ہے۔ (حضرت عمر فاروق اعظمؓ)

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

بنگلہ دیش میں چھ قادیانی مراکز پر قبضہ مزید ۷۷ قادیانی مسلمان ہو گئے

بنگلہ دیش بھارت کی مشرقی سرحد اگرتلا سے ۳ کلومیٹر برا کھاؤڑا میں قادیانی مرکز اور جامع مسجد کو عوام نوجوان مسلمانوں نے فتح کر لیا اور کھاؤڑا برہمن باڑیہ میں قادیانیوں کے خلاف زبردست تحریک شروع ہو گئی۔ جس کی وجہ سے ایک اور بڑے قادیانی مضبوط قلعے کو عوام نوجوان مسلمانوں نے فتح کر لیا۔ اور گزشتہ ۲۰ جون سے لے کر ۱۰ اگست تک ۴۰ قادیانی افراد توبہ کر کے مسلمان ہو گئے اور انہوں نے ساتھ ہی دو مقامی عدالتوں میں یہ دعویٰ دائر کر دیا کہ ہم نے سمجھ بوجھ کر مرزائیت سے توبہ کی ہے اور انتہائی تفتیش کے بعد ہم نے دیکھ لیا کہ قادیانی جماعت صرف اور صرف دھوکہ ہے جس میں کچھ لوگ پھنسے ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ ہفت روزہ ختم نبوت کے ۱۹۸۵ء کے تقریباً نومبر کے ایک شمارہ میں شائع ہوا تھا کہ بھارت بنگلہ دیش سرحد میں قادیانی جاسوسی کا جال پھیلانے کے لئے قادیانی ٹولہ نے اکھاؤڑا کے سرحدی قریہ خرم پور میں قادیانی مرکز قائم کیا۔ اس وقت جریدہ ختم نبوت نے سارے بنگلہ دیش کے مسلمانوں کی آنکھ کھول دی۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ [illegible] ختم نبوت کے کارکنوں کی تحریک کو سرحد تک پہنچا دیا۔ گزشتہ ماہ برہمن باڑیہ میں اور بھی چار قادیانی عبادت گاہوں کو مسلمانوں نے اپنے حفاظت میں لے لیا ان میں بھادوگھر۔ گھاٹورہ۔ بچوائل اور کلیشمہ شامل ہیں۔ کاندی پارہ برہمن باڑیہ اور اکھاؤڑا خرم سمیت گزشتہ دو ماہ کے اندر کل چھ قادیانی عبادت گاہ اور مرکز کو عوام مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور قادیانی نو مسلموں کی تعداد دو ماہ میں ۷۷ تک پہنچ گئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوۃ نے قادیانیوں میں تبلیغ کی مہم اور بھی تیز کر دی ہے اکھاؤڑا اپ ضلع میں تحفظ ختم نبوت کی تنظیم قائم کی گئی۔ جناب حافظ مولانا مشرف حسین خادم اور مولانا قاضی محمد المبین کی [illegible]

قائم کی گئی۔ علاوہ اکھاؤڑا

SOUTH MA NURULHAQ CHIAMAN, U-P

کے ماتحت ۱۳ ممبران پر مشتمل ایک ختم نبوۃ کمیٹی تشکیل دی گئی موصوف چیئرمین صاحب قادیانیت کے مقابلہ میں بہ رضا خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح

M. SHAHIDUL HOQUE -

BHINA NOURTHAKAURA CHIAMAN

۱۳ ممبران کی ختم نبوت کمیٹی قائم کی گئی۔ خرم پور میں ۱۰۰ طلبہ کی جمعیت تحفظ ختم نبوت تنظیم قائم ہوئی۔ خادم محمد یوسف الاسلام سائمن اور خادم محمد برہمن الدین کی قیادت میں طلبہ تنظیموں نے گزشتہ ایک ماہ کے اندر تحریک ختم نبوۃ کے وقت انتہائی قربانی دی جس کی وجہ سے ۱۱ کارکنوں کے خلاف قادیانی ٹولے نے ایک جھوٹا مقدمہ دائر کیا۔ اسی طرح دیگرام اکھاؤڑا میں ۱۸ کارکنوں کے خلاف قادیانیوں نے جھوٹا مقدمہ دائر کیا۔ ہم اکھاؤڑا علاقے میں قادیانیوں کے جھوٹے مقدمے کے خلاف گزشتہ روز مسلمانوں کا ایک زبردست جلوس نکالا۔ اور جھوٹے مقدمہ کرنے والوں کو سزا دینے کے مطالبہ کیا۔ جمعیت تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا ابوالقاسم اور سیکرٹری شبیر احمد نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نمائندوں سے جلد از جلد برہمن باڑیہ علاقہ کا دورہ کرنے کی اپیل کی ہے۔

مرزائیوں کی غنڈہ گردی کو فوراً روکا جائے۔

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) جمعیت طلباء اسلام حلقہ جنوبی پورہ سرگودھا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تربیتی کنونشن منعقد ہوا جس میں مختلف حلقوں سے سینکڑوں طلباء نے شرکت کی اجلاس سے جے ٹی آئی کے سرپرست حافظ محمد اکرم طوفانی اور ساجد اقبال نے پُرزور خطاب کیا۔ انہوں نے پنجاب کی انتظامیہ اور سرگودھا کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ تمام مرزائیوں کے گھروں اور عبادت [illegible]

کیا جائے اجلاس میں مولانا حق نواز جھنگ اور ان کے رفقاء کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا گیا سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد منیر چوہدری اور قاری عرفان نے انجام دیے۔

عالمی مجلس اسٹیل ٹاؤن کا ہنگامی اجلاس

کراچی: المصطفیٰ جامع مسجد اسٹیل ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کا ہنگامی اجلاس حضرت مولانا سید حافظ محمد صادق شاہ مدظلہ خطیب المصطفیٰ جامع مسجد و سرپرست اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کی زیر صدارت ہوا تلاوت کلام پاک قاری فتح اللہ نے کی اس کے بعد جناب شاہ صاحب نے آیات قرآنی کا ترجمہ پیش فرمایا!

اجلاس کے شرکاء خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری پروانہ ختم نبوت کی اچانک وفات پر اور قاری و نعت خواں غلام محمد نامینا کی اسٹیل ٹاؤن موڑ پر ایکسیڈنٹ میں شہادت پر اور مولانا سید حسن المآب شاہ صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کی تشکیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ و ضلعی امیر منعقد ہوا۔ جس میں معززین کی کافی تعداد نے شرکت کی اور مانسہرہ کے انتخابات عمل میں لائے گئے۔

امیر: حضرت مولانا محمد یوسف فاضل دیوبند : نائب امیر اول: مولانا عتیق الرحمٰن ———— : نائب امیر دوم

حاجی عبدالقیوم گرین ہوٹل ——— : ناظم اعلیٰ

صوفی گوہر امان ظفر روڈ ———— : نائب

ناظم اعلیٰ: محمد یونس شہزاد فوٹو سٹیٹ ——— : ناظم

نشر و اشاعت: محمد ظہور عثمانی ———— : ناظم تبلیغ قاری

محمد لقمان ——— : خازن حاجی محمد عبداللہ۔

بنگلہ دیش کے ضلع سنام گنج سے ایک رپورٹ

تحریر مولانا عبدالکریم سنام گنج

ضلع سنام گنج کی مغربی سطح پر واقع بیٹر اجالی بازار میں چند قادیانیوں کی پلید حرکت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعما اور اراکین نے مقامی مسلمانوں کو ان کے ناپاک عقائد سے آگاہ کیا۔ جلسے کیے۔ بحث و مباحثہ کے لیے للکارا۔ مسلمانوں اور نئے تعلیم یافتہ طبقے میں ایسا ایمانی ولولہ پیدا کر دیا کہ سب سے پہلے مرتدوں کے رئیس کو مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے راہ فرار اختیار کرنا پڑی۔ دوسرے قادیانی شاہ عاقل احمد اور اس کی بیوی نے قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کیا۔ اور اسی بازار میں دوا فروشی کے بہانے مقیم رہا۔ جبکہ اس سے قبل بھی اس نے توبہ کی تھی۔ پھر اس نے اپنی ارتدادی حرکت شروع کر دی۔ لوگوں کو مختلف حیلے سے مرتد بنانے کی کوشش کی اور اشتہارات تقسیم کرنے لگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنام گنج کے ناظم تنظیم جناب مولانا عبدالمقتدر صاحب رشبان ختم نبوت اور غیور مسلمانوں خصوصاً بازار کے علاقے کے لینے والوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑنے لگی یہاں تک کہ بازار کے اطراف کے نوجوانوں نے ایک موقع پر اس کے گھر کا محاصرہ کر لیا قادیانی ٹولے کو کیفر کردار تک پہنچانے والے ہی تھے کہ چند ثالثی افراد نے محاصرین کو روکا اور قادیانی بازار چھوڑ کر جان بچاتے ہوئے چلے گئے۔ اور ان کے دوسرے رئیس شاہ عاقل احمد بھی اپنے پیدائشی مقام کیدرپور بھاگ گیا۔

جب ہی وہ گھر پہنچا تو محلہ کیدرپور کے عوام و خواص مسلمان مشتعل ہو گئے۔ اس پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کی اور ایک اجتماع کا انتظام کیا۔ برسات کا موسم ہے میدان کے میدان پانی سے بھرے ہوتے ہیں۔ گویا سمندر کی موجیں کھیل رہی ہے موسلا دھار بارش اور تیز ہوا سے ٹکراتے ہوئے ہماری کشتی محلہ کیدرپور پہنچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنام گنج کے تنظیم راہنما شیخ طریقت (مجاز مدنی) جناب مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم، ناظم اعلیٰ جناب مولانا نورالاسلام خان صاحب اور نائب ناظم جناب مولانا ابوالکلام صاحب اور راقم نے محلہ کیدرپور پہنچتے ہی جناب الحاج ابدالی میاں صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع کیا۔ جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اور ناظم اعلیٰ صاحب نے اجتماع سے خطاب کیا۔ قادیانیوں کے متضاد اور بے بنیاد دعاوی سنائے اہل محلہ نے شاہ عاقل احمد قادیانی کو بھی جلسہ میں حاضر کیا۔ اس کو باتیں کرنے کا موقع دیا گیا۔ حتیٰ کہ وہ توبہ کے لیے اب تیسری دفعہ تیار ہو گیا اس نے خود اور اس کی بیوی نے بھی توبہ کی اور اسلام قبول کر لیا۔ اعلیٰ حضرت جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے اس سے قادیانیت پر لکھی ہوئی کتابیں اور رسالے طلب کیے۔ اس نے تجلیات الٰہیہ، پیغام صلح وغیرہ کتابیں حضرت مدظلہ کے حوالے کیں اور قادیانیت سے بیزاری اور قبول اسلام ایک تحریر اہل محلہ کے رؤسا کے شہادتی دستخطوں کے ساتھ لکھی جس میں قادیانیت سے بیزاری اور قبول اسلام کا اعلان کیا۔ نیز اہل محلہ کو بھی ایک تحریری عہدنامہ لکھ کر دیا۔

نام نہاد حقوقِ انسانی کمیشن پر پابندی لگائی جائے

(نمائندہ) مبلغ تحفظ ناموس صحابہ کرامؓ ابو عبداللہ محمد ساجد اعوان و دیگر احباب نے حکومت سے بھرپور مطالبہ کیا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور مومن ہیں بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی کے مصداق ہیں۔ ہمیں امریکی مشروط امداد کی قطعی ضرورت نہیں جس میں شرط یہ ہو کہ قادیانیوں پر پابندیاں ختم کی جائیں۔ یہ ملک شرف اور صرف سرور کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس نظریاتی مملکت میں ایسی شرائط کے بدلہ میں کچھ بھی قبول کرنا اپنے محسن آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلی غداری ہو گی۔

اس لیے صدر مملکت پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اور وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ ایسی شرائط جن کی قبولیت ناممکن ہے کے بدلہ میں ہر قسم کی امداد کو ترک کرکے اپنے رب حقیقی پر یقین کامل کرتے ہوئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سچی محبت کا ثبوت پیش کریں ان شاء اللہ ہمارے ساتھ ہے دیگر نام نہاد حقوق انسانی کمیشن جو کہ قادیانی جماعت کی ایک ذیلی کمیٹی ہے جس میں مشہور قادیانی اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم عاصمہ جہانگیر چیئر پرسن ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔ اور مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کی جائے۔

شبان ختم نبوۃ ہری پور کی تشکیل

ہری پور (نمائندہ ختم نبوۃ) جامع مسجد مدنی در بنداڈہ میں ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاضی گل رحمٰن منعقد ہوا جس میں شبان ختم نبوت کے مندرجہ ذیل عہدیدار اتفاق رائے سے چنے گئے۔

سرپرست مولانا قاضی گل رحمٰن، صدر محمد ارشاد۔ نائب صدر خواص صاحب، جنرل سیکرٹری سعید الرحمٰن۔ جوائنٹ سیکرٹری رب نواز۔ سیکرٹری نشر و اشاعت شکیل احمد خان، رابطہ سیکرٹری نواز احمد، آفس سیکرٹری ضیا محمد

شناختی کارڈ پر مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے

از: مولانا محمد زاہد الحسینی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے امیر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی سالار مرزا عبدالعزیز اور ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ شناختی کارڈ تبدیل کرتے وقت نئے شناختی کارڈوں پر مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے۔ تاکہ پاسپورٹ کے اجراء کے وقت غیر مسلم کی شناخت ہو سکے۔ نیز اسلامی ممالک اور حج پر جانے والوں کو بار بار مذہب کے سرٹیفکیٹ نہ بنوانے پڑیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ تمام غیر مسلموں، عیسائیوں، قادیانیوں، سکھوں، ہندوؤں اور پارسیوں وغیرہ کے شناختی کارڈوں کا رنگ مسلمانوں کے کارڈوں سے الگ ہونا چاہیے۔

حاجی محمد ٹوٹا خان صاحب کا انتقال

سرگودھا: حاجی صاحب مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے پروانہ تھے گزشتہ دنوں ایک حادثہ میں انتقال فرما گئے۔ حاجی صاحب اپنے علاقے میں ختم نبوۃ کا کام بڑی دلچسپی کے ساتھ کرتے تھے۔ اور ایک دو مرزائی مرتدوں کے ساتھ بات کی لیکن مرتد میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ رسالہ ختم نبوت بڑی شوق کے ساتھ پڑھتے اور پھر دوسروں کو پڑھاتے۔ ۴۹ میل سرگودھا کے قریب نور کالونی اپنی محلہ کی مسجد میں ایک مرتد نماز پڑھتا تھا۔ حاجی صاحب نے اُس کو مسجد سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کی جنت الفردوس میں جگہ عنائت فرمائیں اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے

سکھر میں شیزان کا بائیکاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سکھر میں مدرسہ ختم نبوۃ کے مدرس حافظ محمد رمضان نے سکھر ریلوے اسٹیشن کا دورہ کیا اور وہاں کے ٹھیکیدار منظور حسین کو شیزان بوتل کے بارے میں بتایا۔ تو اس نے اسی وقت شیزان کے نام کریٹ اٹھوائے اور واپس کروا دیئے۔ اب سکھر اسٹیشن پر شیزان کی بوتل نہیں ہے۔ اس کے بعد شہر کے دوکانداروں سے ملے تمام دوکانداروں نے بائیکاٹ کا یقین دلایا۔ دفتر ختم نبوۃ کے سامنے ہوٹل بل شاپ کے مالک نے بھی شیزان چلانا بند کر دی۔ اسی طرح نیم کی چاڑی، گھنٹہ گھر، مینارہ روڈ، سکھر اسٹیشن روڈ اسٹیشن پر شیزان کا مکمل بائیکاٹ ہو چکا ہے اور تمام شہر میں بائیکاٹ شروع ہو چکا ہے۔

قصور کی خبریں

قصور (نمائندہ ختم نبوۃ) قصور سے گزشتہ دنوں چار قادیانیوں کی گرفتاری عمل میں آئی تھی جنہیں ایک مجسٹریٹ نے ضمانت پر رہا کر دیا۔ ملزمان کی ضمانتوں کی منسوخی کے لئے صدر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور چوہدری فضل حسین سے ایک درخواست دائر کر دی ہے۔

گزشتہ دنوں سینئر وکلاء کا ایک اجلاس جامعہ اسلامیہ قصور میں ہوا۔ وکلاء نے مجلس کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اور مقدمات کی پیروی کے لیے ختم نبوت وکلاء محاذ قائم کیا۔ چوہدری محمد لقمان ایڈووکیٹ صدر، حافظ محمد حنیف ظفر ایڈووکیٹ نائب صدر۔ چوہدری عبدالمجید جنرل سیکرٹری اور حسب ذیل وکلاء اس محاذ کے ممبران ہیں۔ چوہدری محمد مجید ایڈووکیٹ۔ کفایت اللہ مفتی ایڈووکیٹ چوہدری محمد طفیل ایڈووکیٹ۔ چوہدری محمد انور ایڈووکیٹ اور ملک غلام قادر ایڈووکیٹ۔

اندازہ لگایئے سرگودھا انتظامیہ کا

حافظ محمد اکرم طوفانی

شبان ختم نبوت سرگودھا: ایک محرک اور منظم نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ جو مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے تعاقب میں عرصہ تین سال سے میدان عمل میں ہے آج تک ۱۱۵ قادیانیوں کو کلمہ کی پاداش میں گرفتار کرایا۔ اور کئی جلوس پرامن نکال کر اپنے مطالبے منوانے کی بھرپور کوششیں کرتی رہیں۔ بقر عید کے بعد بندہ گھر چلا گیا۔ خدا جانے مقامی انتظامیہ کو کیا ہو گیا کہ ۱۳ اگست بروز جمعرات کو رات کے دو بجے شبان کے صدر محمد یونس بلوچ، نائب سرپرست جمال الدین، ناظم مقام سرپرست محمد اسحاق ڈوگر، عبدالرزاق وسیم کو ایک ایک مہینہ کی نظر بندی کے لیے راتوں رات چھاپے مار کر گرفتار کر کے شاہ پور جیل بھیج دیا۔ صبح کو جمعہ تھا۔ پانچ صد پولیس کی نفری لگا کر ختم نبوۃ کے دفتر واقع لنگر منڈی کا گھیراؤ کر لیا۔ کہ جلوس نکلنے والا ہے۔ حالانکہ نہ تو ۱۴ اگست کو جلوس نکالنے کا ارادہ تھا۔ اور نہ ہی جمعہ کو ارادہ تھا۔ لیکن اندازہ لگایئے مقامی انتظامیہ کی فہم و فراست کا کہ بلا وجہ دو تین دن شہر میں افراتفری کا مظاہرہ کراتی رہی آخر کار یہ ڈرامہ کیوں رچایا گیا۔ تاکہ شبان والے جو اپنے مطالبات منوانے کے لیے اکثر اوقات میدان عمل میں ہوتے ہیں اس سے باز آ جائیں۔ لیکن ایں خیال است محال است جنوں ہے۔ شبان کا ہر نوجوان قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرے گا۔ لیکن ختم نبوۃ کے محاذ پر ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹے گا

شبان ختم نبوت سرگودھا کا تربیتی کنونشن

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) نئی آبادی کوٹ فرید میں ایک تربیتی کنونشن شبان ختم نبوت کے زیر اہتمام ہوا۔ کلام پاک

کے بعد جناب محمد ادریس کلیار، شبانِ ختم نبوت سرگودھا کے صدر جناب محمد یونس بلوچ نے خطاب کیا۔ نائب سرپرست جناب جمال دین صاحب نے کہا کہ مرزائیت ملّت اسلامیہ کے لیے ایک ایسا ناسور ہے جس نے اپنے اوپر مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے حالانکہ یہ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ بزرگ عالم دین حضرت مولانا محمد صادق صاحب نے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی اور مرزائیت کے اوچھے ہتھکنڈوں سے بچنے کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرائی۔ جناب محمد اسحاق ڈوگر جنرل سیکرٹری شبان ختم نبوت نے کہا کہ شبانِ ختم نبوت قادیانیت کے تعاقب میں ہمہ تن اور ہمہ وقت کوشاں ہے۔

جناب شاہین سرگودھا مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے فرمایا آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی غزوات میں شرکت فرمائی ان تمام جنگوں میں اتنے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید نہیں ہوئے جتنا کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کرنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس سے ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ حفاظ کی ایک بڑی تعداد اس جنگ میں شہید ہوئی مسیلمہ کذاب بھی یہی کلمہ پڑھتا تھا جو ہم پڑھتے ہیں۔ وہ نمازیں بھی پڑھتا تھا۔ اذان میں "محمد رسول اللہ" کہلواتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کو صرف اس لیے جہنم رسید کیا گیا کہ وہ کہتا تھا کہ میں بھی نبی ہوں۔ انہوں نے کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے خواہ وہ کسی بھی رنگ میں ہو، جھوٹا اور دغاباز ہے۔ کنونشن میں تقریباً تین سو افراد نے شرکت کی۔

بدنام زمانہ ایس ایس پی طلعت محمود کی مسلم دشمنی

چیف سیکرٹری کے نام خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج گرامی، ۱۹/ اگست ۸۷ء بعد از عشاء ہمارے نوجوان ساتھی، جو تنظیم تحفظ ختم نبوۃ طلباء ملتان کے ذمہ دار ارکان ہیں۔ ملتان میں مرزائیت سے متعلق دیواروں پر چند نعرے لکھ رہے تھے جو وفاقی شرعی عدالت، صدر مملکت کے آرڈیننس امتناع قادیانیت، نیشنل اسمبلی پاکستان کی قرارداد کی روشنی میں تھے، پولیس نے نہ صرف مقدمہ زیر دفعہ ۱۸۸ قائم کیا بلکہ ان طلباء کو گرفتار کر کے پس دیوار زندان کر دیا یہ سب کچھ ایس۔ ایس۔ پی طلعت محمود ملتان کی کرشمہ سازی ہے۔ کہ وہ جب سے ملتان آئے ہیں مرزائیوں کی نازبرداری کا بزعم خویش مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس قسم کی باتیں سننے میں اس "ذات شریف" کے متعلق آرہی ہیں جس سے شرافت سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔

یہی وہ ذات شریف ہے جس نے "مولانا اسلم قریشی" کیس کو قتل کیا۔ اور اپنے علاقہ سرگودھا کے کسی قتل کیس میں بھی ملوث ہیں۔ اس نے ملتان کے پُرامن ماحول کو تشویش ناک بنانے میں مرزائیت پروری کا مذموم دھندہ شروع کر رکھا ہے۔ براہ نوازش نہ صرف ان طلباء کے خلاف مقدمہ $\frac{219}{87}$ تھانہ کوتوالی ملتان ختم کیا جائے بلکہ ان صاحب کے خلاف انکوائری کر کے معطل کیا جاوے۔

(اسکی نقول صدر، وزیراعظم، وزیراعلیٰ اور دیگر حکام کو بھی بھیجی گئیں)

اللہ وسایا

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

بقیہ: ظلی حج

کچھ کر مشتعل نہ ہوں قادیانی رسائل دیر اندر ہیں تاخیر سے تاریخوں کا اعلان کیا گیا اور اسکو خاص کوریج بھی نہیں دی گئی جہاں مسلمانوں کے اشتعال کا ڈر تھا وہاں کراچی ایرپورٹ پر چیکنگ بھی ان کے لئے اس کو ہان روح نہی ہوئی تھی لے دے کر کچھ قادیانی پاکستان سے چھپ چھپ کر اور کچھ یورپین ممالک سے "کفر آباد" "ٹلفورڈ" پہنچ گئے۔ یکم دو اگست جنگ لندن کی اشاعت میں ہے برطانیہ میں ۳۰ اگست ۸۰ کو عید تھی اس طرح سے ۳۱ جولائی یکم اور دو اگست ۶-۷-۸ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ بنتی ہے ۸ ذی الحجہ کو مسلمان اپنا حج شروع کرتے ہیں اور روانگی ہوتی ہے اس دن کو شرعی اصطلاح میں "یوم الترویہ" کہا جاتا ہے ٹھیک ایام حج میں قادیانیوں کا نام نہاد "ظلی حج" کرنا حج کی توہین ہے یہ اسلام کے خلاف بغاوت اور ناپاک جسارت ہے حج کی حرمت وعظمت اور اسکی شرافت کو ختم کرنا ہے۔ قادیانی تحریک اسلام کے خلاف ایک متوازی ڈھانچہ کھڑا کر چکی ہے جس میں وہ خطرناک حد تک آگے بڑھ رہی ہے۔ ۶، ۷، ۸ ذی الحجہ کو اس سال قادیانی کا جلسہ کرنا مسلمانوں کی اجتماعیت اور وحدت کو نقصان پہنچانا ہے امید ہے کہ مسلمان اس خطرناک جسارت کا ضرور نوٹس لیں گے۔ بہر حال وہ جلسہ جسے ظلی حج کا نام دیا جاتا ہے بری طرح ناکام ہو گی۔

اٹک میں ختم نبوۃ یوتھ فورس کی تشکیل

اٹک (پ ر) مقامی ختم نبوت یوتھ فورس کے سالانہ انتخابات حضرۃ مولانا سید منظور شاہ صاحب مدظلہ (خطیب مرکزی جامع مسجد) کی زیر صدارت مورخہ ۱۴ اگست بروز جمعہ ہوئے۔ جس میں متفقہ طور پر محمد شریف شاکر صدر، طاہر رضوان نائب صدر، محمد ظفریاب خان جنرل سیکرٹری، غلام زید ایڈیشنل جنرل سیکرٹری، راجہ محمد صدیق سالار اعلیٰ، شیخ محمد اصغر سیکرٹری نشرواشاعت، رحمت الٰہی صدیقی جائنٹ سیکرٹری حاجی خواجہ افتخار سیکرٹری مالیات اور محمد جاوید آفس سیکرٹری مقرر ہوئے۔

بقیہ: کیا ہم عاشق رسول ہیں

اس حدیث کو ہمارے بخشے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے

پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا دفاع کر کے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تعلق پیدا کریں تاکہ حشر کے روز آمنہ ؓ کے لال کو منہ دکھا سکیں۔ مندرجہ بالا تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم سے کون ایسا مسلمان عاشق رسول ؐ ایسا ہوگا جو ان باتوں کو جاننے کے باوجود اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ تعلقات رکھیں اور اُن سے دعا و سلام، لین دین، کھانا پینا میں برابر کا شریک ہونا گوارہ کرے گا۔ لہٰذا اپنے پیارے نبی ؐ سے محبت کا ثبوت دیتے ہوئے مرزائیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کریں خصوصاً شیزان کے دکان رسول ؐ مرزائیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا ہر عاشق رسول ؐ کا فرض ہے۔ (شائع کردہ۔۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد ہزارہ)

بقیہ: خطبہ

اس سے پہلے کہ اس کا آخری وقت آئے، اور میں تم کو ہدایت کرتا ہوں، کہ تم میں سے جو شخص کفر و معصیت کو دیکھے۔ اسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ سے اس کی اصلاح کرے۔ اور اگر وہ اس پر قادر نہ ہو، تو زبان سے اس کی مذمت کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو، تو دل سے اسے برا سمجھے۔ اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔ اور اے مسلمانو! تم حق و صداقت کے داعی ہو۔ تمہارا یہ فرض ہے، کہ تم خود بھی اچھے کام کرو، اور اپنے ابنائے جنس کو بھی اعمالِ صالحہ اور اخلاق حسنہ کیطرف رغبت دلاؤ، اور جوش و ولولے کے ساتھ اسلام کی خدمت کرو، یہ تمہارے اعمال زندگی میں سب سے بہتر عمل ہے اور یہ وہ شرف ہے جو کسی قوم کو نصیب نہیں۔

بقیہ: جب بہار پر خزاں آئی

کا چمن تھا۔ چاروں طرف حدولیں تھیں۔ ہر قسم کے درخت میں شگوفے اور پھول اور پھل تھے۔ طرّہ یہ کہ جو کچھ تھا زر و جواہرات کا تھا۔ یعنی سونے کی زمین، زمرد کا سبزہ پکھراج کی جدولیں سونے چاندی کے درخت حریر کے پتے جواہرات کے پھل تھے یہ تمام سامان فوج کی عام غارت گری میں ہاتھ آیا تھا لیکن اہل فوج ایسے راست باز اور دیانت دار تھے کہ جس نے جو چیز پائی تھی بجنسہٖ لاکر افسر کے پاس حاضر کردی تھی چنانچہ جب سامان لاکر سجایا گیا اور دور دور تک میدان جگمگا اٹھا تو خود حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حیرت ہوتی بار بار تعجب کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جن لوگوں نے ان نادرات کو ہاتھ نہیں لگایا بے شبہ انتہا کے دیانت دار تھے۔

مال غنیمت حسب قاعدہ تقسیم ہوکر پانچواں حصہ دربار خلافت میں بھیجا گیا۔ فرش اور قدیم یادگاریں بجنسہٖ بھیجی گئیں کہ اہل عرب ایرانیوں کے جاہ و جلال اور اسلام کی فتح و اقبال کا تماشہ دیکھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب یہ سامان چنے گئے تو ان کو بھی فوج کی دیانت اور استغنا پر حیرت ہوئی محلم نامی مدینہ میں ایک شخص تھا جو نہایت موزوں قد و قامت اور خوبصورت تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ نوشیروان کے ملبوسات اس کو لاکر پہنائے جائیں۔ یہ ملبوسات مختلف حالتوں کے تھے۔ سواری کا جدا دربار کا جدا، جشن کا جدا، تہنیت کا جدا۔ چنانچہ باری باری تمام ملبوسات محلم کو پہنائے گئے۔ جب ملبوسِ خاص اور تاج زرنگار پہنایا تو تماشائیوں کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں اور دیر تک لوگ حیرت سے تکتے رہے۔

فرش کی نسبت لوگوں کی رائے تھی کہ تقسیم نہ کیا جائے گا۔ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی منشا تھا۔ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے اصرار سے اس بہار پر بھی خزاں آئی اور دولتِ نوشیروان کے مرقع کے پرزے اڑ گئے۔

صحابہ کرامؓ کی دیانت داری اور دنیا سے بے رغبتی کا یہ واقعہ تمام مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے، خصوصاً ان کے لیے جن کے ہاتھ اور اختیار میں مسلمانوں کا مال ہے۔ اربوں روپیہ کا غبن کرنے والے اور اس دور میں سونے چاندی کے انبار لگانے والوں کو خوفِ خدا کرنا چاہیئے۔

بقیہ: باغ والے

بڑے میاں کا دستور یہ تھا کہ اس کی پیداوار میں سے ایک سال کا خرچ رکھ کر باقی سب کا سب اللہ کے رستہ میں خرچ کردیتے تھے۔ ان کی اولاد ان کو اس طرح سے روکتی رہتی تھی مگر وہ نہ مانتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی اولاد نے یہ کوشش کی جو اوپر ذکر کی گئی کہ سارا کا سارا روک لیں اور کسی غریب کو کچھ نہ دیں۔

سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ یہ باغ یمن میں تھا۔ اس جگہ کا نام ضروان تھا جو یمن کے مشہور شہر صنعا سے چھ میل تھا۔ ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ وہ عذاب جو اس باغ پر مسلط ہوا۔ جہنم کی گھاٹی سے ایک آگ نکلی جو اس پر پھر گئی۔ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ یہ باغ انگور کا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتے رہا کرو۔ آدمی بعض گناہ ایسے کرتا ہے کہ اس کی نحوست سے علم کا ایک حصہ بھول جاتا ہے (یعنی حافظہ خراب ہوجاتا ہے اور پڑھا ہوا بھول جاتا ہے) اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے تہجد کو آنکھ نہیں کھلتی اور بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اس کی آمدنی جو بالکل اس کے لئے آنے کو تیار ہوتی ہے، جاتی رہتی ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریف تلاوت فرمائی فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ (الآیۃ) اور فرمایا کہ یہ لوگ گناہ کی وجہ سے اپنے باغ کی پیداوار سے محروم ہوگئے۔ (درمنثور) خود حق سبحانہٗ وتقدس کا قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (شوریٰ ع۴) ترجمہ:۔ اور جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کی بدولت پہنچتی ہے اور ہر گناہ پر نہیں پہنچتی بلکہ بہت سے گناہ تو حق تعالیٰ شانہٗ معاف فرما دیتے ہیں۔"

پاکستان

کی عظیم الشان اور بے نظیر لائبریری جسے پاکستانی سکالر ، علماء، وزراء اور اعلیٰ حکام کے علاوہ بی بی سی لندن سے بھی خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف زبانوں اور مختلف علوم وفنون پر مشتمل کتب کے علاوہ بہت سے قلمی قدیمی اور نادر نایاب کے نسخے بھی موجود ہیں۔

مسلسل بارشوں اور سیم وتھور کی وجہ سے جامعہ ہذا کی لائبریری کی عمارت خستہ اور ناکارہ ہو چکی ہے۔ اگر فوری طور پر جدید لائبریری تعمیر کر کے اس میں کتب منتقل نہ کی گئیں تو کتب کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب اور ملک عبدالغفار فیصل آبادی کے تعاون سے ۶۰ × ۳۰ کی دو منزلہ جدید لائبریری کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ جس کی تعمیر پر چار لاکھ روپے خرچ کا تخمینہ ہے۔ لائبریری کی تعمیر کے لیے نیشنل بینک فقیروالی میں "لائبریری فنڈ قاسم العلوم" کے نام سے اکاؤنٹ نمبر ۱۵۴ کھولا جا چکا ہے۔ جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ وہ جدید لائبریری کی تعمیر کے لیے دل کھول کر عطیات دیں تاکہ جلد از جلد یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ یہ ایک اعلیٰ قسم کا صدقہ جاریہ ہے۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیروالی

ضلع بہاولنگر پاکستان،
فون : ۱۴

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام

تیسری یک روزہ عالمی ختمِ نبوت کانفرنس (لندن)

بمقام: ویمبلے کانفرنس سنٹر لندن

زیرِ صدارت
شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
امیر عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
مہمانِ خصوصی: مولانا اسعد مدنی

مورخہ 20 ستمبر 1987ء بروز اتوار
بوقت صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

- کانفرنس میں قادیانیوں کی بین الاقوامی اسلام اور مسلم دشمن سازشوں کو بے نقاب کیا جائے گا۔
- کانفرنس میں امریکہ کی عملی قادیانیت نوازی کا پردہ چاک کیا جائے گا۔
- کانفرنس اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں اتحادِ ملّی کا سیمینار ثابت ہوگی۔
- کانفرنس میں ممتاز مذہبی اسکالر، دانشور، علماء اور مشائخ شریک ہوں گے۔
- کانفرنس میں جوق در جوق شرکت سے ثابت کردیں کہ انگلستان کے مسلمان قادیانیت کو امتِ محمدیہ کے لئے ناسور یقین کرتے ہیں اور یہ کہ انگلستان کی سرزمین میں قادیانیت کے پنپنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔
- کانفرنس کو کامیاب بنانا ہر عاشقِ رسول کا مذہبی فریضہ ہے۔

الداعی: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ۳۵ اسٹاک ویل گرین لندن۔ ایس ڈبلیو ۹۔ ۹ ایچ زیڈ یوکے
فون 01-737-8199